صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 31 دسمبر 2021ء بمطابق 26 جمادی الاوّل 1443 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا O اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا O مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ O وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا O يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوَّامِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ؕ O اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

ترجمہ: "ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لئے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا

توجان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Questions` Hour----

جناب منور خان: جناب، مجھےPoint of Orderپہ بات کرنی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر،Point of Orderپہ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے کے بعد، ایجنڈے کے بعد، نہیں جی، ایجنڈا پورا کرنے کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، (مداخلت) ریزولیوشن کی میں نے آپ سے بات کی ہے، ایجنڈے کے بعد۔ کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر 12602، شگفتہ ملک صاحبہ،Lapsed کوئسچن نمبر 12649، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 12649 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں ضلع باجوڑ میں محکمہ صحت کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، اس میں سے ابھی تک کتنا فنڈ جاری اور کتنا خرچ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ میں ADP/AIP کے تحت محکمہ صحت کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے موجودہ دور حکومت میں کل 2688.262 ملین روپے محکمہ صحت باجوڑ کے لئے مختص کئے جن میں سے 1147.976 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں اور 1147.976 ملین روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔(مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ آپ نے جیسا کہ وعدہ کیا تھا کہ آپ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دیں گے تو میرے خیال میں تمام لوگوں کو آپPoint of Order، سوالات کے بعدAs perوعدہ ضرور دیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: یہ آپ کو پھر کیوںPoint of Orderدیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ Point of Order بی بی، نہیں ہے، ابھی تو سوالات شروع ہو گئے ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ سن تو لیں کہ میرا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جو بھی Point of Order ہے لیکن سوالات کے بعد آپ کر لیں، ابھی تو سوالات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ Continue کریں، میڈم، آپ Continue کریں، آپ Continue کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں، میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، نن زما په خیال څه زیات۔۔۔۔۔

جناب منور خان: زه چې اوس تا له جواب درکوم نو څه بد کوم څه؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نه نه، تاسو زما مشر یئ، ما ته هر څه وئیلے شئ خو خبره دا سې ده چې اوس سحر لس بجې ما ورته وئیلی وو چې Point of Order۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ Continue کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ باجوڑ کے متعلق اکثر جو میرے سوالات آتے ہیں اس کے بارے میں ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت میں ضلع باجوڑ میں محکمہ صحت کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص ہوئے؟ جناب سپیکر صاحب، میں Detail میں یہ جاننا چاہوں گی کہ اس سوال کا جواب مجھے جو بھی منسٹر دے گا، سب سے پہلے جناب سپیکر صاحب، میں ایک چھوٹی سی بات اس اپنے سوال میں ضرور کہوں گی کہ محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کو ان کی جمہوریت کے لئے لازوال قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں، اس کے بعد اپنے سوال۔۔۔۔۔

جناب منور خان: یہ سوال نہیں ہے بلکہ Point of Order ہے، آپ کو اس کے لئے فلور نہیں ملا، تاسو ته کوئسچن باندې خبرې پکار دی نو بیا تاسو پکښې خپل کار او کړئ کنه، نو یار۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، کوئسچن باندې راشئ جی، کوئسچن باندې راشئ جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے بعد میں اپنے سوال کی طرف آتی ہوں۔جناب سپیکر صاحب، ضلع باجوڑ میں محکمہ صحت شعبے کے لئے کتنے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے؟ جناب سپیکر، جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ کل 2638 بلین روپے جو ہیں وہ مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 1147 بلین روپے جاری کر کے خرچ کئے ہیں اور تفصیل فراہم کی گئی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، آپ سیریل نمبر تین میں دیکھیں، میرے کوئسچن کے سیریل نمبر تین میں دیکھیں جناب سپیکر صاحب، جب سیریل نمبر تین پہ آپ آتے ہیں تو اس میں Lady Health Workers 236 اور Lady Supervisor لئے گئے ہیں لیکن ان کی تنخواہ کے لئے ابھی تک کوئی فنڈز ریلیز نہیں ہوا، یعنی مختص ریلیز خرچ کچھ بھی نہیں۔جو میں اکثر یہاں پہ بات کرتی ہوں، اس کے بعد جب آپ آتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ کوئی پریکٹیکل کام نہیں ہوا اور یہ پراجیکٹ صرف کاغذوں تک محدود ہے۔اب آپ سیریل نمبر سات کی طرف جائیں جناب سپیکر صاحب، دیکھیں تمام ضم اضلاع کے لئے سو Specialist doctors بھرتی ہوئے تھے اور یہ ADP میں Mention تھے جناب سپیکر، اس میں باجوڑ کے لئے Fifteen Specialists تھے جن میں سے صرف پانچ کو Hire کیا گیا، دس کی ابھی تک تعیناتی نہیں ہوئی۔جناب سپیکر، اس کے بارے میں میں نے ایک سوال چھ مہینے پہلے بھی کیا تھا، اس میں سے سو (100) میں سے انیتس (29) لوگ جو ہیں تو وہ ان کو Appoint کیا گیا تھا لیکن جناب سپیکر، چھ مہینے کے بعد بھی آج تک وہی پوزیشن ہے۔جناب سپیکر صاحب، فاٹا کے ضم اضلاع کے ساتھ، مجھے آج یہ گورنمنٹ بتائے کہ اتنا ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے بعد سیریل نمبر بارہ پہ آئیں جناب، میرے سوال کے سیریل نمبر بارہ میں دیکھیں لیڈیز۔۔۔۔
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): میڈم، دیکھیں متعلقہ منسٹر آ رہے ہیں، ان کو آنے دیں تو وہ آپ کو Proper جواب دے دیں گے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہیلتھ منسٹر کو دیکھیں، وہ تو، کیا ٹائم ہو گیا ہے، ٹائم کیا ہو گیا ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، آپ Cross talk نہ کریں، میڈم میڈم، آپ۔۔۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے آپ ہی جواب دیں گے، آپ دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ سوال پوچھ لیں۔
وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: تو وہ Proper جواب آپ کو آجاتا ہے، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ-----
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پھر Interrupt بھی تو نہ کریں نا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، آپ بیٹھ جائیں جی۔
وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: Mind نہ کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Interrupt نہ کریں، ایک بندہ اگر ٹائم پہ نہیں آتا تو ہم اس کا کیا کریں؟
جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، کبھی آپ، کبھی آپ منسٹر صاحبان کہتے ہیں کہ Collective responsibility ہے، کبھی کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم اس کے پیچھے جرگہ تو نہیں لے جاسکتے، اس کو پتہ ہے کہ یہ اسمبلی ہے، اب آپ بارہ کی طرف آئیں جناب سپیکر 102 Lady health visitors کو باجوڑ ضلع میں، بھرتی کی بات ہوئی ہے اور ابھی تک اس میں کوئی Lady health visitor نہیں لی گئی، صرف ضم اضلاع کے ساتھ یہ رویہ، یہ ناروا ظلم کیوں ہے؟ اب سیریل نمبر 14 پر آئیں جناب سپیکر، تو اس میں نرسز کی کل پوسٹیں 481 تھیں جن میں Recruitment بھی ہو چکی ہے اور آرڈرز بھی جاری ہو چکے ہیں جن میں چالیس بندے پبلک سروس کمیشن کے Through دوسری پوسٹوں پر چلے گئے ہیں اور زیادہ تر ضم اضلاع میں Posting بھی نہیں کرنا چاہتے تو اس میں کافی پوسٹیں خالی ہو چکی ہیں ابھی اس مسئلے کو حل کرنا چاہیئے اور جناب سپیکر، اس کا حل بھی یہی ہے کہ جو پوسٹیں خالی ہو جائیں گی تو ان پر صرف اور صرف ضم اضلاع کے لوگ بھرتی کئے جائیں اور آئندہ کے لئے یہ خیال کیا جائے کہ جو حق ضم اضلاع کا ہے وہ انہی کو دیا جائے اور اس بارے میں انکوائری کمیٹی چھ مہینے پہلے بیٹھی تھی جس کی رپورٹ تیس دن کے اندر دینا تھی لیکن ابھی تک کوئی انکوائری کی رپورٹ نہیں آئی-اب آئیں سیریل نمبر پندرہ پہ تو اس میں دیکھیں کہ ضلع باجوڑ میں بچوں کی Delivery کے لئے چھ ایمبولنس لینے کی منظوری ہوئی ہے لیکن تاحال ایک بھی نہیں لی گئی، یہ ضم اضلاع کی خواتین اور بچوں کے ساتھ ناروا ظلم کیوں؟ لہذا سپیکر صاحب اس سوال کو Public

interest میں Standing Committee میں ریفر کیا جائے تاکہ اس پہ کمیٹی میں تفصیلی بحث کی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Kamran Bangash Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے التجاء کروں گی کہ جس طرح میں نے Serial wise ہر چیز کو بیان کیا ہے، اسی طرح یہ بھی مجھے Serial wise بیان کریں گے، تھینک یو۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش وزیر اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): شکریہ مسٹر سپیکر، ہماری سینیئر، بڑی بہن ہماری، نگہت اورکزئی صاحبہ ہمیشہ قبائلی اضلاع کے لئے بہت جذباتی بھی ہو جاتی ہیں جو کہ ضروری ہے۔ مسٹر سپیکر، جیسے کہ انہوں نے فرمایا، ٹوٹل (2.6) دو اعشاریہ چھ ارب روپے مختص کئے گئے تھے جس میں گیارہ یعنی 1.147 بلین جو ہے وہ خرچ ہو چکے، ہیں جیسے انہوں نے کہا کہ ان کو جواب چاہیئے تو Serial wise پہ Serial No. Portable ultrasounds کی جو بات ہے وہ Purchase ہو چکی ہیں چھتیس (36) عدد، اور وہ Install بھی ہو چکی ہیں متعلقہ ہاسپٹلز میں۔ Serial No. 2 پہ مسٹر سپیکر، دیکھیں MNCH Programme جو انہوں نے Mother and Child Healthcare Programme کی بات کی ہے، اس کے لئے Allocation 8.331 تھی، 8.331 Release ہو چکے ہیں۔ خواتین کے حوالے سے جو انہوں نے بات کی ہے اور اس میں Salaries ہیں کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں زیادہ تر فوکس مسٹر سپیکر، Service delivery کے اوپر ہے، تو اس میں Already جو ہے وہ ہو چکا ہے، میڈم نے وہ کیا ہے جہاں پہ Allocation تھی لیکن Releases نہیں تھیں، ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ 2.6 ارب میں 1.1 ارب جو ریلیز ہو چکے ہیں، وہ Expenditure بھی ہو چکا ہے، جو سرکار کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہ Allocation ہوتی ہے اور اس کے Against ریلیزز ہوتی ہیں۔ مسٹر سپیکر، چار نمبر سیریل پہ دیکھیں، Provision of Independent Electricity Lines جو انرجی کے حوالے سے ہے، جو قبائلی اضلاع میں بالخصوص جو باجوڑ کی جہاں پہ بات ہو رہی ہے، وہ TESCO کو جو Tribal belt میں جو بجلی کی Supply کی وہ ذمہ دار ہے، ان کو 5.2 ملین ریلیز ہو چکے ہیں اور Expenditure بھی وہ ہو چکا ہے۔

اسی طرح مسٹر سپیکر، اگر آپ دیکھ لیں جو سب سے زیادہ جو ضروری چیز ہے، وہ میڈیسن کی Procurement ہے اور ان کو متعلقہ جگہوں پہ، کیونکہ مریضوں کو سب سے زیادہ ضرورت میڈیسن کی ہوتی ہے، اس کے لئے سب سے زیادہ مسٹر سپیکر، انسٹھ کروڑ روپے، 594 ملین جو ہے وہ میڈیسن Purchase ہو چکی ہیں Central level پہ اور Handover بھی ہو چکی ہیں DHO اور متعلقہ MS کو۔ مسٹر سپیکر، ایسے ہی جو Hundred Specialists، پچھلا بھی ایک کوئسچن آیا تھا جو میڈم نے ہی میرے خیال سے کیا تھا، وہ Recruitment جو ہے وہ Through Public Service Commission ہو رہی ہے Hundred Specialists کی، لیکن اس کے لئے بھی ایڈوانس میں وہ پیسے ہو چکے ہیں۔ سر، یہ Eighth number serial پہ دیکھیں، ڈاکٹرز کی فراہمی کے لئے 41 ملین ریلیز ہو چکے ہیں، اکتالیس (41) ملین Expenditure بھی ہو چکا ہے۔ مسٹر سپیکر، ویسے ہی اگر آپ دیکھ لیں Serial No. 10 پہ تو چھیالیس (46) ملین میں چوبیس (24) ملین جو ہے وہ RHCs کی Re-vamping کے لئے ہے، تو مسٹر سپیکر، یہ جو Medical equipments ہوتے ہیں یا Surgical equipments ہوتے ہیں ہاسپیٹلز میں، ان کے لئے 350 میں سے 290 ملین جو ہے وہ Already release ہو چکے ہیں، تو یہ مسٹر سپیکر، Serial wise ہے میرے خیال سے۔ جہاں پہ ابھی Releases نہیں ہوئیں، وہ یقیناً ہوں گی، ہماری Priority پہ ہیں۔ جیسے ہم بارہا کہتے ہیں کہ موجودہ صوبائی حکومت کی اور وفاقی حکومت کی سب سے Top priority پہ قبائلی اضلاع کی جو وہاں پہ ہیلتھ کی سہولیات ہیں، جو ایجوکیشن کی ہیں، وہاں پہ Service delivery کی Improvement ہے، وہاں پہ آفسز کی Expansion ہے، وہاں پہ جو Alternate disputes کے ایشوز، Alternate Dispute Resolution ہے، جو وہاں پہ Land settlement کے ایشوز ہیں، یہ سارے مسٹر سپیکر، ہماری Priority پہ ہیں، ہمیں یقیناً Challenges ہیں Resources کے حوالے سے، وہ اس ہاؤس کو سب سے زیادہ علم ہے، اس کے اوپر ہم بارہا بات کر چکے ہیں لیکن مسٹر سپیکر، ہم کسی صورت غافل نہیں ہیں قبائلی اضلاع کے حوالے سے، یہاں پہ آنریبل ممبرز ہیں، ان کو اس بات کا ادراک ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے بہت کم عرصے میں قبائلی اضلاع میں وہ کام کیا ہے، جو ستر سالہ محرومیاں تھیں وہ کافی حد تک

یعنی ایک Track پہ جا چکی ہیں چیزیں، یقیناً تین سال میں ہم ستر سال کی مشکلات کو حل نہیں کر سکتے لیکن کم از کم جو نیت ہے، جس Track پہ ہم جا رہے ہیں تو اس کو میرے خیال میں Appreciate کرنا چاہیئے، جو جہاں پہ Deficiency ہے یقیناً ہمارے ممبرز کی، وہ ہم ان کو Address کریں گے، ان سے Feed back بھی لیں گے، یہ ہاؤس اسی لئے ہے کہ ان کے ہم Concerns کو دیکھ سکیں۔ Last time انہوں نے اور کرنزئی کے حوالے سے بات کی تو ہمارے ممبرز ان کے ساتھ بیٹھے، میں نے خود ان کے ساتھ، میڈم کے ساتھ ڈسکس کیا ہے کہ ہم سب As a team، تنقید برائے تنقید کی بات نہیں ہے، ہم نے ہمیشہ اپوزیشن کی جو تنقید ہے یا Suggestions ہیں، ان کو Positively لیا ہے، ان شاءاللہ آئندہ بھی لیں گے۔ .Thank you so much

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، میں کامران بنگش جو میرے چھوٹے بھائی ہیں، میں ان کا بہت Regard بھی کرتی ہوں اور Very intelligent ہیں لیکن بات یہ ہے کہ -----

جناب منور خان: کیونکہ آپ دونوں بہن بھائی ہیں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آرام سے بیٹھ جاؤ ناں ذرا تھوڑا سا، منور بھائی، تھوڑا سا Patience سے کام لو، مل جائے گی تمہاری قرارداد بھی اور تمہارا سب کچھ، ,Anyway Sir جو سوڈاکٹروں کی میں نے بات کی ہے سر، وہ ADP میں انہوں نے Reflect کی ہے، پھر اس کے بعد انیتس (29) انہوں نے Appoint کر دیئے، انیتس (29) کے بعد، پھر اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا۔ اسی طرح جو میں نے نرسز کی بات کی ہے، نرسز تو اب Appoint ہو چکی ہیں جس پہ کہ کافی ہلا گلا بھی ہوا تھا، پھر اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا۔ اور میں بلاول صاحب کو بھی اور شفیق آفریدی صاحب کو بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کچھ لوگ پبلک سروس کمیشن کے Through دوسرے ڈپارٹمنٹس میں چلے گئے ہیں اور کچھ جانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں، سو Vacancies آپ کے پاس چار سو اکیاسی (481) میں بچتی ہیں تو Floor of the House آپ یہ وعدہ کریں کہ یہ سو Vacancies صرف اور صرف فاٹا کے لوگوں کے لئے ہونگی کہ جو وہاں پہ Eligible لوگ ہیں، جو سو Vacancies رہ گئی ہیں باقی تو آپ اس کو Withdraw نہیں کر سکتے ہیں

لیکن میں آپ سے وعدہ لینا چاہتی ہوں کہ سو Vacancies جو رہ چکی ہیں، وہ فاٹا کے لوگوں کو آپ دیں گے، وہ کہیں ادھر ادھر پشاور، سوات یا شانگلہ یا ادھر ادھر کہیں بھی آپ نہیں دیں گے، اگر آپ Floor of the House اگر آپ یہ وعدہ کرتے ہیں کیونکہ مجھے یہ کمیٹیاں شمیٹیاں جو ہیں تو، یہ ویسے ہی گپ شپ ہے تو میں کمیٹیوں میں کبھی بھی آپ کو پتہ ہے کہ اپنا سوال نہیں بھیجتی ہوں، میں Floor of the House بات کرتی ہوں اور Floor of the House جواب لیتی ہوں، آپ مجھے وعدہ کریں سو ویکنسیاں جو بچ جائیں گی وہ صرف فاٹا کو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، جو چار سو اکیاسی (481) نرسز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، No cross talking، آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔ جی کامران بنگش صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، جو میڈم نے بات کی ہے چار سو اکیاسی 481 نرسز کے حوالے سے، اس پہ Already وہ پراسیس روک دیا گیا تھا، ان کو علم ہے اس بات کا، اس کے اوپر دوبارہ سے یہی فیصلہ ہوا تھا کہ قبائلی اضلاع میں جو Recruitment ہو گی اس پہ سب سے پہلے Right قبائلی اضلاع کا ہی ہے، میں آپ کو یہ Floor of the House پہ دوبارہ سے میں یہ Assure کراتا ہوں کیونکہ میرے پاس اس وقت اطلاعات کا قلم دان بھی تھا تو میں زیادہ تر چیزوں سے باخبر رہتا تھا اور رہنا بھی چاہئیے، یہ بات میں Floor of the House پہ بتا رہا ہوں کہ جو Recruitment یا جو Process ہوا تھا، اس میں کسی قسم کا Influence نہیں تھا، وہ اس وقت بھی ڈسکس ہوا ہے، ابھی بھی میں یہ بتا رہا ہوں کہ نہ کسی کی طرف سے کوئی سفارش ہوئی تھی، وہ پورا ایک پراسیس کے تحت جن کے مارکس زیادہ تھے لیکن جو Concerns تھے ان کے۔ اسی کو دیکھتے ہوئے جو اپوزیشن ممبران کے یا کچھ ٹریژری ممبران تھے، ہمارے قبائلی اضلاع کے ٹریژری سائیڈ کے جو ممبران ہیں، ان کی طرف سے بھی یہی تھا، تو مسٹر سپیکر، وہ Process ان شاءاللہ میں چونکہ Assurance تو آپ کو Concerned Minister ہی دے سکتے ہیں، جیسے شوکت صاحب نے بات کی ہے، وہ ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے لیکن ان کو میں یہ

Assure کراتا ہوں کہ قبائلی اضلاع کے جو رہائشی ہیں، ہمارے بہن بھائی ہیں، ان کے ساتھ ساتھ جو بندوبستی اضلاع ہیں، جو Settled اضلاع ہیں، پورے صوبے کی ساڑھے تین کروڑ آبادی میں سے ان شاءاللہ کسی کا حق نہیں مارا جائے گا، ان کو میں یہ Assure کراتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کویسچن نمبر 12763، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، Lapsed۔ کویسچن نمبر 12811، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 12811 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Health state that:
(A) What is the total strength of employees, including Doctors, Nurses, Paramedical Staff & Class-IV, working against sanctioned posts at category D hospital Mattani;
Please provide its details along with position of vacant and further required posts.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Higher Education replied on behalf of Minister for Health): The sanctioned strength of category-D hospital Mattani is 87, where 53 posts are filled while 28 posts are vacant. Detail Provided in the House.

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریہ ادا کومہ۔
My Question is related to Health department and if we look at the screen, then this Question was revived eight times. So for the first time, I asked and it came on the agenda but because the session was prorogued, so, this was eight times, eight times revived and it has lost that importance at the movement, but anyway, I would recommend all the House that Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 should be amended so that, because currently apart from Bills all other business is lapsed, if the session is prorogued.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ صلاح الدین صاحب، اپنے کویسچن پہ بات کریں جس طرح ممبر بات کر رہے ہیں۔

Mr. Salahuddin; That is related.

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ اس پہ بات کریں، اس کویسچن پہ That is related because it says, eight times revived coming any way coming to question my question was that how many posts are vacant and how many are the sanctioned posts. کیټیګرۍ ډی هسپتال متنو کښې خالی پوستونه څو دی، Sanctioned posts څومره دی؟ نو هغوئ وائی Eighty seven posts دی او

Health دی، Fifty three full دی او اوس هم اته ویشت پوسټونه خالی دی،
emergency ته اوګورئ او د متنو Far flung area ته اوګورئ، په متنو باندې
د ټول کوه دامان Dependency ته اوګورئ، آته ویشت پوسټونه خالی دی،
ډاکټرز پوسټونه ورکښې خالی دی، Paramedics ورکښې خالی دی او دلته
کښې Health emergency دہ، Covid-19 دے، نو هیلتھ ډیپارټمنټ کومه
لوئی کوی، دا دوئ کومه خندا کوی، زما علاقه د کوه دامان نه تر د متنو
کیټیګری ډی هاسپټل پورې ده، زه دوئ نه پوښتنه کومه چې دوئ دې ماته یو
Timeframe راکړی چې اول دا خالی ولې دی او بیا که خالی دی نو کله ئې
Fill کوی، یا که د دې ضرورت نشته؟ لږ دا دې راته Explain کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سپلیمنټری، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ سپیکر صاحب، په دې به زه خبره کوم، چونکه دا زما
حلقه پاتې شوې ده او دا زمونږ یو علاقه ده، او دا هسپتال ډیر زیات ضروری او
لوئے هسپتال دے او دغه علاقه چې کومه ده، هغې ته کوه دامان وائی او
تقریباً پینځه یونین کونسله دی او ډیر پسمانده دی او دا هم یو هسپتال چې
مخکښې نه جوړ شوے دے، خو بیا زمونږ په وخت کښې دا Upgrade شو او دا
D-type شو، زما صرف درې مختصر سپلیمنټری کوئسچنز دی، کوئسچن یو
دے، خو په دریو پارټس کښې دے، په دیکښې لکه زه دا تپوس کوم چې آیا
دیکښې The Operation theater is functional? چې دا کار کوی یا نه
کوی؟ دویم زما دا کوئسچن دے چې آیا په دیکښې چې کوم د ایکسرے
مشینونه دی دا هم Functional دی او که Out of order دی۔ دریم دا چې دلته
ډیپارټمنټ والا ناست دی، ماته دې اووائی چې په دې ہسپتال کښې څومره
ګهنټے لوډ شیډنګ کیږی، ځکه زما د معلوماتو مطابق تقریباً په چوبیس ګهنټو
کښې هلته اتهاره ګهنټے لوډ شیډنګ کیږی، نو آیا زه دا تپوس کولے شم چې یره
مطلب اتهاره ګهنټے لوډ شیډنګ وی، نو هلته بیا د ایکسرے دا مشینونه څه
کوی؟ او آیا د دې دپاره ګورنمنټ څه اقدامات کوی؟ ځکه چې هسپتال خو دې نه
Exempt کول پکار دی، چې دا D-type هسپتال دے، پکار دے چې دې ته خپل
فیډر اولږوی،او دې ته خپل کیبل راشی چې د دې څیزونو د Load shedding

د وجې نه Disconnection نه کيږي، د بجلئی د کرنټ نه، نو دا زما کوئسچن دے، دویم کوئسچن دا دے چې آیا دا پوستهونه چې کوم دا 28 پوستهونه دی، ډیر زیات پوستهونه دی، چې په دیکښې د ډاکټرانو پوستهونه هم دی، په دیکښې د Low staff هم دے دا به دوی کله ډکه وی او دا ولے دومره موده نه خالی پراته دی مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minster, to respond, Kamran Bangash.

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، میری ریکویسٹ ہے کہ تیمور جھگڑا تھوڑی دیر میں آرہے ہیں، انہوں نے بڑے Specific Questions پوچھے ہیں جو خوشدل خان صاحب نے سپلیمنٹری کئے ہیں یا انہوں نے کئے، ایک تو میں صرف Outline میں بتا دیتا ہوں کہ چونکہ Covid ایک بہت بڑی وباء آئی، بڑے ہاسپٹلز میں جو ہے بہت بڑا پریشر بڑھا، ان کی وجہ سے ہمیں Re allocate کرنا پڑا بہت زیادہ سٹاف کو، کیونکہ آپ کو پتہ ہے ایک عالمی وباء آئی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ جو BHUs ہیں، RHCs ہیں، ان کا ایک بہت بڑا Revamping ان کو فنڈز بھی ریلیز ہو چکے ہیں، Revamping ہو رہی ہے ان کی، تو جو یہ بات کر رہے ہیں، میرے خیال سے اگر اس کوئسچن کو For the time being, pending رکھا جائے تو وہ آجائیں گے۔ ان کے جو تین سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں، وہ بھی اور صلاح الدین صاحب کا بھی وہ Answer کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں کامران صاحب، آپ نے تو ریکویسٹ کی کہ اس کو پینڈنگ رکھیں لیکن بعض وقت ہمارے منسٹر صاحبان جو کہتے ہیں کہ یہ کیبنٹ کی Collective responsibility ہے تو مطلب یہ آپ کی Collective responsibility ہے اور تیمور صاحب ٹائم پہ نہیں آتے تو انہیں کسی کو Inform کرنا چاہئیے تھا کہ چیف منسٹر کو اس سوال کا جواب دیں۔ ابھی دیکھیں گیارہ بجنے والے ہیں، پانچ منٹ کم گیارہ ہونے والے، ہیں دس بجے کا ٹائم تھا، تو اگر ہم Non serious رہیں اسی طرح اور یہ کوئسچنز آتے رہیں تو یہ کچھ بھی نہیں لیکن پھر بھی میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں۔

Minister Higher Education: Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 12859، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 12859 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے ڈائریکٹر جنرل کی تعیناتی محکمہ کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال مذکورہ یونٹ میں کام کرنے والے تمام ڈائریکٹر جنرلز کی تفصیل بمعہ آرڈر کاپیاں اور تقرری کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ڈائریکٹر جنرل اسپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی تعیناتی صوبائی محکمہ اسٹیبلشمنٹ کرتا ہے۔

(ب) سال 2013 سے تاحال SDU میں کام کرنے والے تمام ڈائریکٹر جنرلز کی تقرری کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، جو انفارمیشن میں مانگ رہا تھا، انہوں نے مجھے انفارمیشن دے دی تو میں پریس کرنا نہیں چاہتا ہوں، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 13052، جناب سراج الدین صاحب، جناب سراج الدین صاحب، Lapsed. کوئسچن نمبر 13205، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 13205 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر جیل خانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ڈسٹرکٹ جیل نہیں ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ڈسٹرکٹ جیل کے لئے زمین تقریباً دس سال قبل خریدی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ جیل پر تعمیراتی کام کا آغاز کب ہو گا اور تاحال کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں کوئی ڈسٹرکٹ جیل موجود نہیں ہے، تاہم مذکورہ ضلع میں سب جیل کرائے کی عمارت میں قائم ہے۔

(ب) جی ہاں، تحصیل دیر گندیگار (غنم رنگہ) میں زمین ڈسٹرکٹ جیل دیر اپر کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے جس کا رقبہ اٹھانوے (98) کنال اور سولہ (16) مرلہ ہے۔

(ج) منصوبہ ڈسٹرکٹ جیل دیر بالا کی تعمیر کو باقاعدہ طور پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے تجویز دی گئی تھی لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے اس کی عکاسی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نہیں ہو سکی۔ اب یہ منصوبہ اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام 23-2022 میں تجویز کیا جائے گا جس کے بعد تعمیراتی کام شروع کیا جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ڈسٹرکٹ جیل دیر اپر 2006-07 کی ADP کا حصہ تھا، ابھی تک اس پہ کام کا آغاز نہیں ہو سکا ہے۔ اس کے تو (الف) اور (ب) شق ہیں، ان کا جواب تو درست دیا گیا ہے، جو (ج) ہے اس کا جواب غلط دیا گیا ہے۔ اصل میں اس کا جو Original site تھا، اس Site کو بعد میں Change کر دیا گیا اور اس میں ایک لحاظ سے کرپشن بھی Involve ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک ارزان زمین کسی دوسرے بندے نے خریدی اور حکومت کا پراجیکٹ وہاں شفٹ کیا اور حکومت سے پھر مہنگی قیمت وصول کی، لیکن اس کے ساتھ جو دوسرا غلط کام انہوں نے کیا وہ یہ ہوا کہ پچیس جریب زمین خریدی گئی اور پانچ جریب زمین ایسی ہے کہ وہ لوگ Willing ہی نہیں تھے، کسی اور کی زمین انہوں نے بیچ دی، اب قصہ یہ ہے کہ بیس جریب زمین Clear ہے، پانچ جریب زمین ایسی ہے کہ جس پہ لوگوں کے گھروں کی زمینیں ہیں، لوگوں کے گھر بھی ہیں، اب اس کا حل نکالا جا سکتا ہے لیکن حکومت اگر اس پہ Seriously working کرے، یعنی اب بھی وہ Disputed ہے، Disputed اس لئے کہ جو پانچ جریب زمین جن لوگوں کی ہے وہ زمین نہیں دے رہے تو حکومت اپنا پراجیکٹ بیس جریب پہ کرے، اگر بیس جریب پہ حکومت اپنا پراجیکٹ کرے گی تو اس کے نتیجے میں یہ جیل بن سکے گا Otherwise یہ Hanging ہے بہت عرصے سے، میری تو ریکویسٹ رہے گی کہ آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیج دیں تاکہ وہاں میں بھی اپنا موقف پیش کر سکوں اور وہاں کے جو Land Owners ہیں، ان کو بھی بلا سکیں، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن بھی آئے، تاکہ اس مسئلے کا ہم حل نکال سکیں کیونکہ یہ Land dispute کی وجہ سے اس پہ کام نہیں شروع ہوا، حکومت اس کا جواب دے لیکن آخری جو جواب ہے کہ اس پہ کام فنڈز کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا، یہ غلط اس لئے ہے کہ اس میں فنڈز Available تھے لیکن مجبوراً پراجیکٹ کو Drop کرنا پڑا کیونکہ Locally dispute تھا، Land dispute تھا۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, Concerned Minister, to respond, Shafiullah Sahib.

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب، عنایت اللہ خان ایک تو سر، Professionally sound politician ہیں، اس کے کوئسچن سے میں Agree کرتا ہوں کیونکہ یہ Authentic اور Valid Question ہے، یہ جیل اب تک بننا چاہیئے تھا لیکن نہ بننے کی کچھ وجوہات ہیں، کچھ Reasons ہیں۔ 1990 سے یہ جیل ایک پرائیویٹ بلڈنگ میں ایک Renting Building میں Functional ہے اور 2009 بقام گندیگار دیرہ پر اٹھانوے کنال سولہ مرلے کی زمین خریدی گئی، اس کے لئے ٹوٹل دو کروڑ اور اماؤنٹ اس کی تھی دو کروڑ اور باون (52) لاکھ، جس پہ دو کروڑ اور انیتس (29) لاکھ Land owners کو حوالہ ہوئے ہیں جبکہ تئیس (23) لاکھ ایک بندہ ہے اس نے انکار کیا اور Litigation میں چلا گیا Court of Law میں، سٹارٹ میں Court of Law نے اس کے حق میں Judgment دیا، Later on ڈیپارٹمنٹ گیا Revision میں اور فیصلہ Set aside ہوا۔ ابھی جناب سپیکر، گو کہ Litigation ہے لیکن اس میں کوئی ایشو مجھے نظر نہیں آتا ہے، میں نے خود بھی وزٹ کیا تھا، بہت سارے لوگ آئے تھے اور جو میں Feel کر رہا تھا، وہ لوگ Agree تھے۔ ابھی جہاں تک اس کو ADP میں شامل کرنے کا تعلق ہے تو ہر سال ADP میں شامل کرنے کے لئے یہ بھجواتا رہا لیکن ہمارے اور بھی بہت سارے پراجیکٹس تھے، جیسا کہ پشاور کا جیل، صوابی، سوات وغیرہ کوہاٹ، ہنگو، اس لئے یہ نہ ہو سکا تھا۔ ابھی اسی سال ہم Non ADP Scheme کے تحت اس کو، اس کی سمری Through Home department بھجوائی تھی اور سی ایم صاحب نے اس سمری کی منظوری دی ہے۔ اس کے لئے Forty million کی رقم بھی مختص کی ہے، میرے خیال میں Next ADP میں یہ شامل ہوگا اور Next ADP میں ہمارے کام کا آغاز ہوگا ان شاءاللہ، اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی میں، وہ بہتر سمجھتے ہیں لیکن میرے خیال میں جانے کی ضرورت میں محسوس نہیں کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں میں اس پہ مصر نہیں ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں لیکن میں جو ایشو کہہ رہا ہوں، وہ Genuine issue ہے، وہ منسٹر صاحب کو معلوم ہے۔ جب تک اس ایشو کو آپ Address نہیں کریں گے وہاں لوگ آپ کو کام نہیں کرنے دیں گے، اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب پھر اس ایشو کو Address کریں اور میں نے اس کا آسان حل بتادیا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو بھی، لائیں اپنے جیل حکام کو بھی وہ بلائیں اور Owners کو بھی بلائیں، ہمیں بھی بلائیں، اپنے دفتر میں اس پہ میٹنگ کریں، ہمیں بھی بلائیں اور یہ Dispute جو ہے اس کو Address کریں۔ جب تک یہ جو پانچ، چھ جریب زمین ہے جن لوگوں کی جو Willing نہیں ہیں زمین دینے کے لئے کیونکہ اس پہ ان کے گھر ہیں، تو جب تک اس مسئلے کا حل نہیں نکلتا ہے، تو جب بھی وہاں آپ Site پہ جائیں گے، آپ تو ابھی Site پہ نہیں گئے ہیں، جب Physically آپ Site پہ جائیں گے تو آپ کو Resistance ہو گی، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مسئلے کا حل نکالیں، اور پیسے اگلے سال آپ نکال لیں گے تو وہ پیسے دوبارہ Dispute کا شکار ہوں گے۔ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اس کو یہ Sensitivity معلوم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیع اللہ خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات: ٹھیک ہے سر، میں Agree کرتا ہوں، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ہمارے عنایت اللہ صاحب اور جو Land owners ہیں، جس نے Dispute ڈالا ہے، ایک دن ہم وہ کریں گے اور بیٹھ کر اس کا کوئی Positive حل نکال لیں گے۔ میں Agree کرتا ہوں اور بیٹھ کر اس کا Positive حل نکال لیں گے، میں Agree کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 13174 ، ثوبیہ شاہد صاحبہ کا مائیک On کریں، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 13174 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر جیل خانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہری پور میں جیل موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(i) مذکورہ جیل میں کتنی تعداد میں قیدی موجود ہیں؛

(ii) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو رکھنے کے لئے بیرک کی تعداد کتنی ہے، نیز ہر ایک بیرک میں زیادہ سے زیادہ کتنی تعداد میں قیدیوں کو رکھا جاسکتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ جیل میں 1223 قیدی موجود ہیں۔

(ii) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو رکھنے کے لئے درجہ ذیل بیرک اور سیل موجود ہیں۔

1۔ بیرکوں کی تعداد تیس (30) ہے اور ایک بیرک میں اوسطاً (35) قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔	1050
2۔ A.T.C 2 بارکس میں 20 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔	20
3۔ 129 سیل ہیں جن میں 132 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔	132
4۔ ہسپتال میں 134 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔	134
5۔ متفرق جن میں A-B کلاس اور زنانہ سیکشن میں قیدیوں کی گنجائش ہے۔	261
6۔ ہائی سیکیورٹی زون (38) سیل۔	76
کل گنجائش:	1673

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، چې کوم Question / answer راغلے دے نو هغه خو دا دے چې 1673 دې جیل کښې گنجائش دے او 1223 پکښې جې جیلیان دی۔ جناب سپیکر صاحب، کوئسچن اور اس کی حساب سے تو میں کہوں تو یہ ہے کہ میں Satisfied ہوں اور Answer سے تو یہی نظر آرہا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن جب میں نے کیا تھا، یہ 2014 میں، میں نے کیا تھا اور میرے خیال سے یہ اس دفعہ پھر یہ Revival میں پڑا تھا، جون میں چھ مہینے پہلے جب وہ سارے بزنس کو سرسبز کیا تو یہ بھی سرسبز ہو گیا ہے اور ابھی جناب سپیکر صاحب، یہ چھ مہینے بعد، میرے خیال سے پھر بھی اس کے سرسبز ہونے کے چھ مہینے بعد آیا ہے ایجنڈے پہ، اور اسی طرح ہمارے اور بھی دوستوں کے ہمارے جتنے بھی کوئسچنز ہوتے ہیں اور یہ بہت Burning issue ہوتا ہے، جب ہم کوئسچنز جمع کرلیتے ہیں اس وقت یا کسی ڈیپارٹمنٹ سے یا کسی ہسپتال کی یا اس طرح، لیکن میں یہی کہوں گی کہ یہ سیکرٹریٹ کی نااہلی ہے یا ان کی کمی ہے کہ اہم اہم

کو ئسچنزاور یہ جو یا یہ سسٹم جو لگایاہے کہ اس چھ ،ایک مہینہ یا دو مہینے یااس سے سیشن میں فلاں محکمہ کا آئے گااس میں اس محکمے کا کو ئسچن آئے گا یا یہ سسٹم خراب ہے یاWhatever جو بھی ہے لیکن جو ایشو ہوتا ہے جو مسئلہ ہوتا ہے وہ دب جاتا ہے اور وہ فلور پہ یا اس ایوان میں ڈسکس نہیں ہوتا اور جب اس کا ٹائم آتا ہے ڈسکس ہونے کے لئے تو وہ وقت وہ موقع اور وہ سارے سسٹم یا خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں یا، یہ ہو جاتا ہے تو یہ وقت جب میرے خیال سے میرے2014 میں جمع کیا اور تو اس وقت کوئی مسئلہ ہو گا اس لئے یہ تھا لیکن ابھیAnswer ابھی سچ ہے جھوٹ ہے لیکنAnswer اس طرح آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم، میں ایک بات، میڈم، آپ ایک منٹ، شاید آپ Dates میں Confuseہو رہی ہیں اس لئے کہ 2018 کا جو ہمارا سیشن تھا2013 سے2018 تک،اس سیشن کے سوالات توAutomatically ختم ہو جاتے ہیں،2013 میں آپ فریش دوبارہ ایم پی اے بنی ہیں،آپ نے فریش سوال کیا ہو گا، تو یہ سوال2018 کا ہو سکتا ہے،2014 کا نہیں ہو سکتا ہے جی، یہ آپ چیک کریں،ریکارڈ پہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر،میرے خیال سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو جو بزنس ہوتا جی، جو بزنس، ہاں اگر آپ یہ دوبارہFresh Question لے کے آئی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، اگر2014کا نہ بھی ہو اور اگر یہ 2018 کا بھی ہو تو آپ خود سوچیں پھر بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تین چار سال گزر گئے ہیں،تو یہ بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میرے خیال سے یہ تین چار سال میں وہ ایشو ختم ہو گیا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سیکرٹریٹ دونوں کو میں ہدایات دیتا ہوں کہ وہ چیک کریں کہ اتنا اس کا لیٹ جواب کیوں ملا ہے؟اور جو میڈم کہہ رہی ہیں کہ میرا2018 کا کو ئسچن ہے اور اب آ رہا ہے تو یہ

آپ چیک کریں کہ واقعی یہ 2018 کا ہے کہ اس سے پرانا ہے.جی، تھینک یو۔کوئسچن نمبر،اسی کا سپلیمنٹری ہے،جی رنجیت سنگھ صاحب، رنجیت سنگھ صاحب، سپلیمنٹری، جیلخانہ جات کا۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ سپیکر صاحب، چونکہ ہم کوئسچن جمع کرواتے ہیں لیکن نہیں پہنچتے اس لئے سوچا کہ سپلیمنٹری میں، میں کچھ معلومات لینا چاہ رہا تھا کہ میری ناقص معلومات کے مطابق جو آج تک ہم نے سپیکر صاحب، جو ہسٹری دیکھی تو ہم آج تک یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں جو پھانسی گھاٹ ہے، اس میں جو جلاد ہوتا ہے جو پھانسی لگاتا ہے، ہم نے ابھی تک جتنی اس کے اوپر ڈاکیومنٹری بھی دیکھی ہیں تو اس میں بھی، ہمارے سوشل میڈیا کے مطابق بھی ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس میں جو جلاد ہے اس کا تعلق زیادہ بتایا گیا تو مسیحی کمیونٹی سے بتایا گیا، کہ ہم نے آج تک جتنے جلاد رکھے وہ کرسچئن کمیونٹی سے تھے، ہمارے مسیحی بھائی تھے۔ایک تو میرا یہ ہے کہ کیا ہمارے قانون کے مطابق کوئی ایسی چیز ہے جس کے مطابق ہم یہ جلاد مسیحی کمیونٹی سے رکھتے ہیں یا یہ چیز سامنے اگر ہے تو اس چیز کا مطلب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری یہ کمیونٹی تشدد والی ہے یا پرامن نہیں ہے، یا کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے مسیحی کمیونٹی میں سے جلاد رکھا جاتا ہے؟ دوسرا میرا اسی سے Related سوال یہ ہے کہ آیا پچھلے ایک سال ڈیڑھ سال کے اندر ہمارے اس محکمے نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب، اگر یہ آپ کا جو سوال ہے، یہ اگر آپ Fresh Question لے آئیں پورا۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، یہ تو سپلیمنٹری، میرا Right بھی بنتا ہے اور کسی حدود سے باہر بھی نہیں نکل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔۔۔۔۔

جناب رنجیت سنگھ: اور منسٹر بھی Available ہے، اس میں اگر نہ بنتا ہو تو میں یہیں خاموش ہو جاؤں گا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رنجیت سنگھ صاحب، منسٹر صاحب اس سوال کے لئے شاید تیار نہ ہو، Proper جواب نہ دیں سکیں، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کے لئے Proper سوال لے کر آئیں، اس پہ Proper بات ہو جائے، پوری Detail سے آپ کو اس سوال کا جواب دے دیں گے جی، اس کا پورا کوئسچن لیں

آئیں اور Detail سے اس کا آپ کو جواب دے دیں گے، ان شاءاللہ۔ میر کلام صاحب، میر کلام، سپلیمنٹری۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرا کوئسچن یہ ہے، اس کوئسچن کے حوالے سے سپلیمنٹری ہے۔ چونکہ یہ کوئسچن ہری پور کے جیل کے حوالے سے ہے تو اگر منسٹر صاحب کو معلوم ہے، میرے خیال میں اس کو پتہ ضرور ہوگا کہ ایسی رپورٹس آرہی ہیں پچھلے سال سے جناب سپیکر، کہ ہری پور جیل میں جتنی اس کی اپنی Capacity ہے اس سے زیادہ بندوں کو ایک بیرک میں رکھا جاتا ہے، اگر منسٹر صاحب کو ان چیزوں کے حوالے سے معلومات ہیں تو اس کا جواب دے دیں، اگر نہیں ہیں تو پھر بھی تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister concerned, Shafiullah Khan Sahib.

معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات: شکریہ سپیکر صاحب، ہری پور جیل میں گنجائش ہی زیادہ ہے، ہماری Capacity ہے 1673 جبکہ موجودہ تعداد قیدیوں کی ہے 1223، تو اب بھی ہم تین چار پانچ سو سما سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13390 ، محترمہ بصیرت خان صاحبہ۔

* 13390 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے ضم قبائلی اضلاع میں اے آئی پی (AIP) پراجیکٹ کے تحت لڑکیوں کے لئے LHV اور نرسنگ ڈگری یا ڈپلومہ کے خصوصی پروگرام شروع کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ خصوصی پروگراموں میں سیٹوں کی کل اور ضلع وار تعداد کتنی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کیا اس ڈپلومہ یا ڈگری پر طالبات سے فیس لی جائے گی، نیز فی ڈپلومہ یا ڈگری پر کل کتنا خرچ آئے گا، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) نئے ضم شدہ اضلاع میں کل سیٹوں کی تعداد 500 ہے جس کی ضلع وار تعداد مندرجہ ذیل ہے:

باجوڑ 102، مہمند 32، خیبر 60، اور کرزئی 35، کرم 152، شمالی وزیرستان 40، جنوبی وزیرستان 26، سب ڈویژن پشاور 13، سب ڈویژن کوہاٹ 13، سب ڈویژن بنوں 9، سب ڈویژن ڈی آئی خان 4، سب ڈویژن ٹانک 10، سب ڈویژن لکی 4۔

(ii) جی نہیں، کسی طالب علم سے فیس نہیں لی جائے گی بلکہ حکومت کی طرف سے ہر طالب علم کو پچاس ہزار روپے وظیفہ ہر مہینے دیا جائے گا جس سے ایڈمیشن فیس اور کھانے پینے کے اخراجات کاٹ کر بقایا رقم طالب علم کو دی جائے گی۔ کل 300 ملین روپیہ 500 طالب علموں پر ہر سال خرچ کیا جائے گا۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں Overall جواب سے مطمئن ہوں لیکن میری منسٹر صاحب سے ایک ریکویسٹ ہوگی کہ جواب کے End میں جو کہا گیا ہے کہ طلباء کو پچاس ہزار کی مد میں ان کو وظیفہ دیا جائے گا جس میں سے ان کے ایڈمنسٹریٹو اخراجات اور کھانے پینے کے اخراجات ہٹا کر باقی رقم ان کو Encash دی جائے گی، تو Kindly اگر یہ بتا دیا جائے کہ ان کو کیش کی مد میں کتنا دیا جائے گا یا ٹوٹل ایڈمنسٹریٹو خرچہ ان پہ کتنا آتا ہے، کھانے کی مد میں اور ان کا ہاسٹل کا خرچہ اس میں کتنا آتا ہے؟ باقی Overall میں کوئسچن سے Satisfied ہوں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Ji concerned Minister, to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): سر، میں ایم پی اے صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جواب کو Appreciate کیا، جو ان کو Additional Information چاہیئے، وہ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو Direct کرتا ہوں کہ ان کو وہ Provide کر دی جائے اور ان کی ہم اس پہ Input بھی لے لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ثوبیہ، آپ کا جو کوئسچن تھا، میں صرف اتنا بتانا چاہ رہا ہوں کہ آپ کا Last، آپ نے جو جمع کئے ہیں جو کہ 30-06-2021 کو، اس سے پہلے تو مطلب وہ سیشن کے بعد سرسبز ہوتے ہیں، تو آپ کا Last جواب آیا ہے، اس کا ہے، 30-06-2021 کو آپ نے Submit کیا ہے یہ۔ کوئسچن نمبر 13233، جناب اختیار ولی خان صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: خبرہ دا سې ده ورته وایم چې Revival ولې کوئ؟

جناب اختیار ولی: شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی خان صاحب۔

* 13233 _ جناب اختیار ولی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا نوشہرہ میڈیکل کالج میں حالیہ بھرتیوں میں میرٹ لسٹ میں ٹاپ امیدواروں کے بجائے میرٹ میں کم اہلیت رکھنے والے امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کی جائے؛

(ب) نیز مذکورہ بھرتیوں کی مکمل تفصیل بمعہ میرٹ لسٹ اخباری اشتہارات اور تقرریوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2015 سے لے کر اب تک نوشہرہ میڈیکل کالج میں کل 456 بھرتیاں ہوئی ہیں، مزید یہ کہ تمام بھرتیوں کی باقاعدہ مشتہری وقتاً فوقتاً کی گئی ہے، یہ بھرتیاں موصول شدہ درخواستوں کی باقاعدہ چھان بین اور ان کی جانچ پڑتال (سکروٹنی) انٹرویوز اور سلیکشن کمیٹی کی منظوری کے بعد کی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بھرتیوں کی مکمل تفصیل بمعہ میرٹ لسٹ، اخباری اشتہارات اور تقرریوں کی مکمل تفصیل لف ہے، (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

جناب اختیار ولی: تھینک یو ویری مچ آنریبل سپیکر بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر، میرا سوال تھا نوشہرہ کے نوشہرہ میڈیکل کالج، قاضی حسین میڈیکل کمپلیکس کے ساتھ جو ہمارا کالج ہے کیا نوشہرہ میڈیکل کالج میں حالیہ بھرتیوں میں میرٹ لسٹ میں ٹاپ امیدواروں کی بجائے میرٹ میں کم اہلیت رکھنے والوں کو بھرتی کیا گیا ہے اس کی وضاحت کی جائے؟ اب جناب سپیکر، جو ان کا جواب آیا ہے مختصر، تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2015 سے لے کر اب تک نوشہرہ میڈیکل کالج میں 456 بھرتیاں ہوئی ہیں، مزید یہ کہ تمام بھرتیاں باقاعدہ مشتہری اور وقتاً فوقتاً کی گئی ہیں اور یہ بھرتیاں موصول شدہ درخواستوں کی باقاعدہ چھان بین اور ان کی جانچ پڑتال، سکروٹنی، انٹرویوز، سلیکشن کمیٹی کی منظوری کے بعد کی گئی ہیں۔ جبکہ آنریبل سپیکر، میرے پاس جو انفارمیشن ہے وہ Authentic ہے اور میں ثبوت بھی ساتھ لے کر آیا ہوں کہ یہاں پر جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان میں 2015 سے لے کر آج تک قواعد و ضوابط کو بالکل بالائے طاق رکھا گیا ہے یہاں تک کہ اس میں جو Appointments ہوئی ہیں، ان میں کوئی قوانین اور BoG کے جو Rules ہیں، قوانین ہیں، ان کو بھی Follow نہیں کیا گیا اور جو لوگ اس

میں Top ten میں آچکے تھے، Top ten میں جو آنے والے لوگ تھے، ان کو بھی Appoint نہیں کیا گیا، تو یہ کون سے لوگ ہیں جن کو بھرتی کیا گیا، جن کوAppoint کیا گیا؟اور میری اس بات کی دلیل، اس کے ثبوت میں میں یہی کہوں گا کہ محکمہ اینٹی کرپشن نے اسی سال، اس سال کی پہلی یا دوسری سہ ماہی میں کچھ Investigation کی تھی جس میں یہ بے قاعدگیاں سامنے آئی ہیں کہ بہت سارے لوگوں کے پاس جو ڈگریاں ہیں وہ بوگس ہیں اور بہت سارے لوگ اس میں ایسے ہیں جن کے پاس جو Experience certificates ہیں وہ بھی بوگس ہیں، تو جناب سپیکر، اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہاں پر کلاس فور کی بھرتیوں میں کیا ہوا ہوگا؟ اگر یہ اچھے گریڈ اور افسروں کی بھرتیوں میں اس طرح ہو رہا ہے تو آگے کیا ہوگا؟ تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو محکمہ ہوتا ہے، ان کے پاس جب ہمارا سوال جاتا ہے تو ان کی یہ بیوروکریسی جو ہوتی ہے یہ لیپا پوتی کر کے اور ہماری بات کو اس کے اوپر کوئی Cosmetic کر کے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور سوال کو آئیں بائیں شائیں کر دیتے ہیں۔ میں For the sake of this nation اور اس ملک اور ملک کے خزانے کی خاطر کہ یہ جو قوم کا پیسہ لٹایا جا رہا ہے اور غلط لوگوں میں بانٹا جا رہا ہے، جہاں پر اقرباء پروری، جہاں پر Favoritism / nepotism، ان چیزوں کو قانون بنا کر اور دستور بنا کر لوگوں کو نوازا گیا ہے، میری ریکویسٹ ہے کہ تمام بھرتیوں کو Scrutinize کیا جائے، میرے کوسچن کو اس کو Refer کیا جائے کمیٹی کے پاس اور ایک ایک بھرتی کو چیک کیا جائے کیونکہ اس میں ٹاپ لیول سے لے کر کلاس فور تک تمام بھرتیوں میں Serious irregularities ہیں اور اگر کسی کو چاہیئے تو میں اینٹی کرپشن کی رپورٹ اپنے ساتھ لایا ہوں جو اس بات کی دلیل ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں، وہ سچ کہہ رہا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond.

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سپلیمنٹری ہے اس کا، تیمور صاحب، ایک منٹ یہ سپلیمنٹری کر رہے ہیں۔

<u>وزیر صحت:</u> جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی رنجیت سنگھ صاحب، رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں بس صرف اس میں مزید تو، اختیار ولی صاحب نے بہترین کہہ دیا ہے، میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اگر اس کے دوران ہماری جو میناریٹی کوٹہ ہے، اس کے مطابق بھی اسی میں بتا دیا جائے کیونکہ میں ابھی تک اس میں دیکھ رہا تھا، مجھے کوئی چیز واضح طور پر اس میں نظر نہیں آ رہی ہے کہ آیا ان تمام جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، وہاں پہ میناریٹی کوٹہ Apply ہوا؟ اگر ہوا تو اس میں یہاں پہ کوئی چیز واضح طور پر نہیں ہے، وہ کیوں نہیں بتائی گئی؟ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جی جناب سپیکر، آج صبح ہماری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں میٹنگ ہوئی، اسپیشل سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں، ان کو بلایا، آج اس لئے بلایا کہ جب میں نے جواب دیکھا تو مجھے یہ Clear ہوا کہ یہ جواب Unsatisfactory ہے، جواب کے لئے میں معذرت کرتا ہوں، حالانکہ اس بار میں نے خود ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تنقید کی ہے، Generally جو ابھی نئی ٹیم آئی ہے وہ بڑی Responsive ہے اور دے رہی ہے لیکن اس جواب کے لحاظ سے بھی جو ایم ٹی آئی میں جس نے جواب دیا ہے، میں اسپیشل سیکرٹری کو کہتا ہوں کہ ان کو بھی ایک Displeasure notice اور ایک نوٹس سارے ایم ٹی آئی کو کہ جو سوال اسمبلی سے اٹھے گا اس کی Authentic information آنی چاہیئے کیونکہ ہم یہاں پہ Embarrass ہونے کے لئے نہیں آتے، ہم پبلک کے Problems solve کرنے کے لئے آتے ہیں اور اسی طرح جس سیکشن آفیسر نے ڈیپارٹمنٹ میں یہ جواب دیا اور چیک نہیں کیا، اس کو پلیز، ڈیپارٹمنٹ سے فارغ کیا جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، جو نوشہرہ ایم ٹی آئی کی جو نئی لیڈرشپ ہے، اس لئے مجھے پتہ تھا کیونکہ اس معاملے میں انہوں نے مجھے خود Contact کیا، اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ اس ایشو پہ پراونشل انسپکشن ٹیم کی انکوائری جاری ہے اور کمیٹی میں چونکہ As politician بھی ہمارے اپنے Incentives ہوتے ہیں اور یہ انہی بھرتیوں میں ہوتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ پراونشل انسپکشن ٹیم کی انکوائری جو ہے وہ Complete ہو، جو بظاہر لگتا ہے جو یہاں پہ Evidence بھی ہے وہ یہ ہے کہ ان بھرتیوں میں Doubtful process follow کیا گیا، مجھے جو بورڈ کے چیئرمین ہیں انہوں نے کہا ہے کہ جو غلط بھرتیاں ہوئی ہیں اور جو Extra لوگ بھرتی ہوئے ہیں، انہوں نے ان کو فارغ بھی کیا

اور کر رہے ہیں اور میرے سے Support مانگی ہے اور میں نے کہا ہے کہ آپ نے بالکل According to the book جانا ہے، ہم نے اس میں یا ایسے کسی کیس میں بھی ایک Percent جہاں پہ Evidence ہو، نہ ایک Percent کوئی چیز چھپانی ہے نہ کسی کو One percent latitude دینا ہے، تو ان شاءاللہ یہاں پہ جو جو چیز غلط ہوئی ہے، وہ اپنے انجام تک پہنچے گا اور ایکشن ہم لیں گے۔ ڈیپارٹمنٹ کی End، میں، میں نے Defense اس لئے کی کیونکہ ساری جو نئی ٹیم آئی ہے وہ Responsive ہونے کی کوشش کر رہی ہے، تو غلط جواب کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ بیور کریسی کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ Blow over کرے اور سب اچھا ہے جواب دے، جو چیز ٹھیک ہے وہ ٹھیک ہے، جو ٹھیک نہیں ہے وہ ہم نے ٹھیک کرنی ہے۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا لیٹ آیا کیونکہ اسی ٹائپ کی چیزیں Explain کرنا تھیں، میں یہ موقع لینا چاہتا ہوں، خوشدل خان صاحب نے اور۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب کا پینڈنگ رکھا ہوا تھا جی۔

وزیر صحت: جو صلاح الدین صاحب نے جو سوال کیا تھا، اس پہ میں تھوڑا سا Comment کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک، ایک منٹ جی، تیمور صاحب، ایک منٹ، آپ Satisfied ہو گئے ان کے سوال سے جی؟ کیونکہ جو Reply دیا ہے تیمور جھگڑا صاحب نے۔

Mr. Ikhtiar Wali: Let me speak, ji.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، جس طرح تیمور صاحب نے کہا، میں Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے Accept کیا کہ جو مجھے Respond کیا گیا ہے وہ غلط ہے اور وہ Baseless ہے، میں ان کو چیلنج نہیں کرتا ہوں But میں ان کو انفارمیشن دینا چاہتا ہوں اور ان کو Invitation دیتا ہوں کہ آپ اس چیز کو Let it go in the concerned Committee, Standing Committee وہاں پہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں، ہم اس ملک کے دشمن تو نہیں ہیں، ہم پولیٹیکل ایک دوسرے کے Opponent ہو سکتے ہیں لیکن When it comes to the Pakistan اور پاکستانی خزانے کی اور عوام کی فلاح و بہبود کی بات آئے گی We will be standing with you ہم آپ کے ساتھ ہیں We will be standing next to you، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں بلکہ آپ سے آگے کھڑے ہوں گے۔

زیادتی بہت ہوئی اور اس چیز کو For God sake اس کو دبائیں نہیں، اس کو چھپائیں نہیں، اس کو نکالتے ہیں، Surface پہ لاتے ہیں تاکہ اس چیز کو وہ کیا جائے، پتہ لگے کہ ہو کیا رہا ہے؟ بڑا اس میں بہت ہی گھپلا ہو رہا ہے اور نہ صرف میڈیکل کالج میں Even جو نوشہرہ قاضی میڈیکل کمپلیکس ہے، اس میں بھی، اب میں منسٹر صاحب کو یہ بھی Inform کر دوں کہ جو قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس کے منیجر ایچ آر اور بائیو میڈیکل انجینئر اور دیگر مینجمنٹ آسامیوں کے جو انٹرویوز ہونے ہیں، وہ بھی نوشہرہ کے بجائے انہوں نے، چیئر مین صاحب نے North-West میں رکھے ہوئے ہیں تو کیوں نہ، وہاں پہ کیوں نہیں ہوتے ہیں Because وہاں پہ لوگوں کی ایک Eagle eye check ہوتی ہے، اس کو نظر انداز کرنے کے لئے، چھپانے کے لئے یہ اس طرح کے ہتھکنڈے اٹھائے جاتے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہے کہ Let it go اس کو ذرا جانے دیں کمیٹی میں، تھوڑا دیکھتے ہیں، ہم آپ کو Assist کریں گے وہاں پر، صرف Criticize نہیں کریں گے کیونکہ قوم کے ساتھ اگر کوئی زیادتی کرتا ہے، میں کسی بیوروکریٹ کے خلاف بھی نہیں ہوں، یقین کریں میرا کوئی Favorite نہیں ہے، جو آنریبل سیکرٹری صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں ہیلتھ کے، میرا کوئی ماموں زاد پھوپھی زاد نہیں ہے کہ میں اس کو لا کر بٹھا دوں گا یا کوئی کسی افسر کی میں سفارش کروں گا کہ اس کو لائیں، جو بیٹھا ہے وہ اپنا کام کرے اور ٹھیک ٹھاک کرے، میری تو اتنی مدعا ہے، میری اتنی ہی بات ہے، میرا کوئی Favorite نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب اختیار ولی: So, it's my humble request, let it go اس کو جانے دیں کوسچن کو، کمیٹی میں، وہاں پہ اس کو ڈسکس کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی خان صاحب، آپ نے تفصیلی بات کی، پھر اس کا جواب تیمور جھگڑا صاحب نے کافی بہتر طریقے سے دیا اور انہوں نے Admit کیا لیکن آرٹیکل 13 کے تحت اگر ایک کوسچن کی کمیٹی میں انکوائری ہو رہی ہو تو دوبارہ اس کے ساتھ Doubling ہوتی ہے اس لئے ایک انکوائری مکمل ہو جائے، جب وہ Complete ہو جائے اور آپ Satisfied نہ ہوں، ہم اس کو دوبارہ لے لیتے ہیں جی، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 12811، جناب صلاح الدین صاحب کا جو کوسچن تھا، جو منسٹر صاحب نہیں تھے تو اس کا جواب

تیمور جھگڑا صاحب، آپ دیں گے۔ خوشدل خان صاحب کا بھی اس میں سوال تھا اور تیمور جھگڑا کا بھی تھا جی۔

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر، جو انہوں نے متنی کی کیٹیگری ڈی ہاسپٹل کی بات کی اور اس پہ جو سپلیمنٹری سوال تھا، اس پہ مجھے ڈیپارٹمنٹ سے تو یہ جواب آیا ہے کہ O.T and category D hospital is functional, electricity is available along-with generator in backup، جو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ صلاح الدین صاحب اور خوشدل خان صاحب یہ سن لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم نگہت، میڈم نگہت، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، میڈم نگہت اورکزئی، نگہت اورکزئی، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، نہیں ڈسکشن آپ جتنی کریں وہ لابی میں جا کر کر لیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji order in the House.

<u>وزیر صحت</u>: جی، تو متنی کی کیٹیگری ڈی ہاسپٹل کی بات کی، ہمارے پاس چار کیٹیگری ڈی ہاسپٹلز ہیں پشاور میں، ایک آپ کے حلقے میں ہے جناب سپیکر، ایک بڈھ بیر میں خوشدل خان صاحب کے گاؤں میں، ایک متنی میں، ایک نحقی میں ارباب جہانداد صاحب کے حلقے میں، تو ان ہاسپٹلز کو میں اس لئے یہ سپلیمنٹری کا جواب End میں دینا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے جو کہہ دیا کہ بجلی بھی ہے، جنریٹر بھی ہے، بجلی اور جنریٹر ہوتے ہیں لیکن جنریٹر کے لئے Fuel نہیں ہوتا تو وہ بجلی آرام سے چلتی نہیں ہے۔ ابھی میں نے سپیشل سیکرٹری کو یہی کہہ دیا، ہمارا ایک پروگرام آیا، میں اس لئے کہہ رہا ہوں یہ ہاسپیٹلز کسی حد تک تو چلتے ہیں لیکن جس طریقے سے چلنے چاہئیں وہ نہیں چلتے، میری دونوں آنریبل ایم پی ایز کو ایک Offer ہے، جو ہمارا ایک پروگرام ابھی چل رہا ہے جس میں ہم یہ سیکنڈری ہاسپیٹلز کو Public Private Partnership mode میں ڈالتے ہیں اور وہ اگر ہم پشاور میں کریں تو بڑے بہترین طریقے میں یہ Capacity فعال ہو گی کیونکہ جیسے پہلے اختیار ولی صاحب نے بھی کہا، یہ Service delivery کی بات ہے، اگر یہ بھی اس میں ہمیں سپورٹ کریں، پوری ایک Exercise کر رہے ہیں کہ وہ کونسی Capacity ہے جس کو ہم جو ہے، اگر وہ گورنمنٹ Mode میں صحیح نہیں چل رہی تو ہم اس کے لئے پارٹنر لے کر چلائیں؟ یہ میرے ساتھ ملیں کیونکہ یہ دونوں ہسپتال ہمارے لئے جو ہے، بڈھ بیر کا بھی اور متنی کا بھی، کافی حد تک جو ہمارے سٹی کے بڑے ہاسپیٹلز ہیں، ان پہ رش کم کر سکتے ہیں۔ اگر ان کی بھی سپورٹ ہو، ان کی ایک Commitment ہو،

دونوں چونکہ اپنے علاقے کے ایم پی ایز ہیں، ہم ان کو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ لسٹ پہ ڈال دیتے ہیں اور ان شاءاللہ جو یہ Gaps ہے یہ بہت جلدی Complete ہو جائے گا، میں صرف یہ Additional ایک Offer کرنا چاہ رہا تھا۔ My office is available to both of the honorable MPAs. اس کے علاوہ بھی جو یہ Gaps ہیں ہم Complete کرنے کی کوشش کریں گے، دونوں ہاسپیٹلز کا میرا Visit due ہے، اگر MSs اپنا کام نہیں کر رہے ہیں تو MS کو چینج کر کے Traditional mode میں بھی ان کی Delivery بہتر کرتے ہیں لیکن یہ ایک Serious offer ہے، Obviously اگر پولیٹکل سپورٹ ہو Local stakeholders کی تو ایسے فیصلوں کی Implementation آسان ہو جاتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> منسٹر صاحب، آپ کا بہت شکریہ، ہماری طرف سے آپ کے ساتھ پورا تعاون ہوگا اور ان شاءاللہ ہم آپ سے ملنے کے لئے آئیں گے کیونکہ یہ دونوں ہاسپیٹلز ایسے علاقوں میں ہیں کہ وہاں پسماندگی زیادہ ہے، اس لئے اگر یہ اور بھی مطلب ہے ان کو ہم Develop کریں Improvement کر لیں تو شاید آپ کے Main ہسپتالوں پہ رش کم ہوگا، کیونکہ علاقہ اس طرف زیادہ ہے لیکن بات یہ ہے کہ ابھی جو وہاں پر ابھی کمی ہے ان کو تو پورا کر لیں ناں، اب وہاں پر جو پوسٹیں خالی ہیں ان پر آپ Appointment کر لیں کیونکہ Sanctioned Posts ہیں ان کی، یا کہیں اور جگہ پر وہ کام کر دیں گے۔ دوسری بات ہے کہ وہاں پر بجلی نہیں ہے، جس طرح ابھی آپ نے فرمایا جنریٹر کا، وہاں پر وہ بھی کام نہیں کرتے، وہاں پر گیس نہیں ہے، تو اگر آپ اس جنریٹر کو کسی Fueled پر چلاتے ہیں، ڈیزل وغیرہ تو وہ بھی آپ کے لئے بالکل Impossible ہوگا، کتنی حد تک آپ چلائیں گے؟ تو اس کے لئے میں Suggest کرتا ہوں آپ کو کہ آپ اس کے لئے ایک علیحدہ فیڈر کے لئے کوشش کر لیں اور آپ اس کو آئندہ بجٹ میں ڈالیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ Thank you and we will see you ان شاءاللہ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Satisfied?

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12602 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پانچ سالوں میں ایک ہزار سپورٹس گراؤنڈ تعمیر کرے گا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 19-2018 کے بجٹ میں ان منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی، نیز یہ گراؤنڈ کہاں کہاں تعمیر کئے جائیں گے، ان پر لاگت، درکار اراضی اور کس اقسام کے گراؤنڈ ہوں گے، اس حوالے سے اب تک کیا لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ بنیادی طور پر ایک ہزار کھیلوں کی مختلف سہولیات ہیں جن میں گراؤنڈز بھی شامل ہیں، یہ گراؤنڈز صوبے کے پینتیس (35) اضلاع میں بنائے جائیں گے، جس میں زمین کی خریداری شامل نہیں ہے، منظور شدہ سکیموں کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

12763 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ صحت کے سٹاف کی حاضری پورے صوبے میں بائیو میٹرک کر دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے، اگر نہیں تو حکومت نے اس مسئلے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مارچ 2020 سے پہلے بائیو میٹرک کی سہولت تمام دفاتر اور ہسپتالوں میں لگا دی گئی تھی جو کہ مکمل طور پر فعال تھی، مارچ 2020 کے بعد ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق کورونا کی روک تھام کے پیش نظر بائیو میٹرک سسٹم غیر فعال کر دیا گیا، Covid-19 کے اختتام پر دوبارہ فعال کر دیا جائے گا۔

(ب) مزید برآں اس سلسلے میں ہیومن ریسورس سسٹم پر کام ہو رہا ہے جس میں بائیو میٹرک سسٹم کو ضم کیا جائے گا اور سٹاف کی کارکردگی کو جانچا جائے گا، مزید برآں فی الحال تمام تر دفاتر اور ہسپتالوں میں رجسٹر پر حاضری لگائی جاتی ہے جسے متعلقہ آفیسرز چیک کرتے ہیں۔

13052 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر جیل خانہ جات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) کمسن قیدیوں کی ذہنی، اخلاقی اور نفسیاتی بحالی کے لئے جیلوں میں بچوں کے لئے خصوصی بورسٹل انسٹیٹیوٹ قائم کرنے سے متعلق گزشتہ حکومتوں میں کام ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز موجودہ حکومت کی اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے سے متعلق کوئی تجویز زیر غور ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) بورسٹل انسٹیٹیوٹ بنوں سال 07-2006 میں مبلغ 49.987 ملین کی خطیر رقم سے سنٹرل جیل بنوں کی حدود میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ii) دوسرے بورسٹل انسٹیٹیوٹ کی تعمیر 2010 میں سنٹرل جیل ہری پور کی حدود میں کام شروع کیا گیا جس کے لئے مبلغ 26.600 ملین لاگت سے پروگرام انصاف تک رسائی منصوبہ کے تحت منصوبہ منظور کیا گیا، 12.745 ملین کی لاگت سے پچاس فیصد کام مکمل کیا گیا ہے، تاہم انصاف تک رسائی منصوبہ کی منسوخی کی وجہ سے مزید فنڈ مہیا نہیں کیا گیا اور سکیم نامکمل رہ گئی۔

(iii) بورسٹل ایکٹ 2012 کے تحت بورسٹل انسٹیٹیوٹ محکمہ جیل خانہ جات کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا جس کی وجہ سے محکمہ جیل خانہ جات مذکورہ انسٹیٹیوٹ کو فعال نہیں کر سکا۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications: انجینئر فہیم احمد خان صاحب، ایم پی اے 23 تا 31 دسمبر؛ جناب امجد علی خان صاحب منسٹر، 31 دسمبر؛ جناب خلیق الرحمن صاحب مشیر، 31 دسمبر؛ جناب احمد کنڈی صاحب ایم پی اے، 31 دسمبر؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب منسٹر، 31 دسمبر؛ جناب عارف احمد زئی صاحب مشیر، 31 دسمبر؛ جناب شکیل احمد خان صاحب منسٹر، 31 دسمبر؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ محترمہ سمیعہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ جناب سردار حسین بابک صاحب، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے،

31دسمبر؛ جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے، 31دسمبر؛ جناب محمد اقبال وزیر صاحب ،منسٹر، 31دسمبر؛جناب فضل حکیم صاحب،ایم پی اے،31دسمبر؛سید فخر جہاں صاحب،ایم پی اے،31دسمبر؛ جناب محمد ظہور خان صاحب، معاون خصوصی، 31دسمبر؛ جناب بابر سلیم خان صاحب، ایم پی اے، 31دسمبر؛جناب اکبر ایوب خان صاحب،ایم پی اے،31دسمبر؛جناب ارشد ایوب خان صاحب،منسٹر، 31 دسمبر؛ محترمہ رابعہ بصری صاحبہ،ایم پی اے، 31دسمبر؛ محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ،ایم پی اے،31دسمبر؛ میاں شرافت علی خان صاحب،ایم پی اے،31دسمبر۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

Noایک بندے نے کہا ہے اور Yes زیادہ نے کہا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Inayatullah Khan, MPA, Syed Fakhar Jehan, MPA, Mr. Sirajuddin, MPA, Mr. Humayun Khan, MPA, Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move their joint call attention notice No. 2182.

ایک آواز: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد دے رہا ہوں، آپ کو دے رہا ہوں،اس کے بعد ایک دیتا ہوں، دیتا ہوں، یہ کال اٹینشن نوٹس اس پہ بحث نہیں ہے، صرف یہ پیش کریں گے جی، جی میڈم،اس کے بعد میڈم، پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہم وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا کابینہ نے محکمہ بلدیات ودیہی ترقی کے تحت سال 2013 میں ملاکنڈ ڈویژن کے چھ اضلاع کے لئے ابتدائی طور پر Community Driven Development Program (CDLD)پروگرام کا اجراء کیا تھا جس کا بنیادی مقصد دیہی علاقوں میں عوام کو روزمرہ سہولیات کی فراہمی کے لئے چھوٹے منصوبے عوام کے اشتراک سے دیہی تنظیموں کے ذریعے گاؤں کی سطح پر کرائے جاتے تھے تاکہ عوام کو گھر کی دہلیز پر ضروریات زندگی کی روزمرہ سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جا

سکے۔ان عوامی منصوبہ جات میں عوامی شراکت داری اور احساس ملکیت کو یقینی بنانے کے لئے CDLD پروگرام کے تحت بننے والی مقامی تنظیمیں اپنے ترقیاتی منصوبوں میں مالی یا تعمیراتی مٹیریل کی صورت میں کمیونٹی شئیر بھی ڈالتی ہیں اور منصوبے کی دیکھ بھال بھی مقامی تنظیم کرتی ہے۔ یہ ایک اچھا تجربہ تھا اور اس کا دائرہ کار اس وقت صوبے کے بارہ اضلاع تک پھیل چکا ہے۔ حکومت ہر سال اپنے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل (ADP) میں اس منصوبے کے لئے رقم مختص کرتی ہے۔اس کے علاوہ یورپی یونین بھی اس پروگرام پر عمل درآمد کے لئے صوبائی حکومت کو مالی و تکنیکی معاونت فراہم کرتی ہے۔اس پروگرام کے تحت گاؤں کی سطح پر لوگ اپنے منصوبوں کی نشاندہی VCDP کے ذریعے کرتے ہیں، پھر ڈپٹی کمشنر آفس میں ان منصوبوں کی باقاعدہ جانچ پڑتال ہوتی ہے اور مقررہ شرائط وضوابط کے تحت ان منصوبوں کی تکنیکی و مالی منظوری دی جاتی ہے۔اس پروگرام کے تحت ہونے والے منصوبوں کے نتیجے میں دیہی علاقوں کے عوام کو بھرپور ریلیف مل رہاہے اور عوام میں شراکت اقتدار کا احساس پروان چڑھ رہاہے۔ حکومت (CDLD) Community Driven Development Program پروگرام کو مستقل کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے۔

میں اس پہ تھوڑی سی بات کروں تاکہ وضاحت ہو جائے۔ سپیکر صاحب، یہ پروگرام، میں میں متعلقہ وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا جو اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ,Concerned Minister کون جواب دے گا؟ جی، لاء منسٹر صاحب جی۔

جناب عنایت اللہ: یہ جو Militancy کا Wave چلا تھا، اس کے بعد Post contract need assessment ہوئی اور PSNA کے نام سے ایک Document تیار ہوئی۔اس Document کے اندر یہ Recommendation تھی اور پھر یورپی یونین کے امداد سے CDLD پروگرام Launch کیا گیا اور اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہ چھ اضلاع تھے، پھر بارہ اضلاع میں اور پھر اس کو پورے صوبے کے اندر Implement کرنا تھا اور یہ جو Format ہے ڈیویلپمنٹ سکیموں کا کہ کمیونٹی کو آپ شریک کرتے ہیں اور کمیونٹی کی مدد سے آپ کام کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں کام جو ہے وہ پائیدار ہوتا ہے۔اب دیکھیں ہماری حکومت کا جو Conventional style ہے اے ڈی پی کا، جو کنٹریکٹر کے ذریعے Implement ہوتے

ہیں، وہ آپ دو کروڑ روپے کی سکیم، CDLD کا کوئی بیس لاکھ کا اور پندرہ لاکھ روپے کا لے لیں تو آپ کو اندازہ ہوگا، آپ Field کے اندر لوگوں کو بھیجیں تو آپ کو اندازہ ہوگا، اس میں انجینئر کو بھرتی کیا گیا، فل انجینئر کو اور اس طرح ڈپلومہ انجینئر، ڈپلومہ ہولڈر کو بھرتی کیا گیا اور ایک اچھی لاٹ ہوئی انجینئرز کی اس میں Produce ہوگئی ہے، ان کی ٹریننگ ہوگئی ہے، ان کی Capacity build ہوگئی ہے، اب جب یہ پروگرام Maturity کی طرف جارہا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو Continue کرنا چاہیئے اور جس طرح کی اس Initial program کے اندر شامل تھا Initial documents میں شامل تھا اور اس کو Permanently ایک طریقہ کار کے طور پر Adopt کرنا تھا، ہم حکومت سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو Permanently adopt کرے، ان انجینئرز کو بھی آپ اپنے پروگرام کے اندر ضم کریں۔ لوکل گورنمنٹ کے اندر انجینئرز کی بہت بڑی کمی ہے اور یہ آپ کو میرٹ کے اوپر بھرتی کئے گئے لوگ تھے، ایٹا اور این ٹی ایس کے ذریعے سے بھرتی کئے گئے لوگ ہیں، ان کی ٹریننگ ہوئی ہے، آپ کے ساتھ انجینئرز کی پوسٹیں بھی Available ہیں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ پروگرام کو بھی آپ Adopt کریں، Regular side پہ لے آئیں اور یہ انجینئرز جو ہیں ان کو بھی آپ لوکل گورنمنٹ کے اندر Accommodate کریں۔ یہ پوائنٹ ہے اس پہ دیکھیں، مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب جواب دیں گے تو اس کو فوری مطلب اس کا جو Background knowledge وہ نہیں ہوگا تو بہتر یہ رہے گا کہ ہم کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر اس پہ ڈسکشن کریں، میں بھی اپنا موقف اور تفصیل رکھوں اور حکومت بھی رکھے اور ہم اور حکومت، قومی مفاد میں کسی ایسے نتیجے پر پہنچیں، جس میں ہماری بہتری ہو، صوبے کی بہتری ہو ۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond.

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر، عنایت اللہ خان صاحب اور باقی ایم پی اے صاحبان نے بہت Genuine سی بات کی ہے اور اس پراجیکٹ کے بارے میں جو انہوں نے باتیں کی ہیں، انہوں نے خود ہی کہا کہ یہ بڑا Effectively کام کر رہا ہے اور ان کی Main جو ڈیمانڈ ہے کہ اس پراجیکٹ کو Regularize کیا جائے، ان کا جو سٹاف ہے وہ بھی سارے Regularize ہوں۔ ایک تو سر، میں اس وقت Floor of the House پہ Commitment نہیں کر سکتا کہ ان کو ہم Regularize کر دیں گے کیونکہ اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ بیٹھے گا، فنانس بیٹھے گا، اسٹیبلشمنٹ بیٹھے گا، وہ اس

چیز کو دیکھیں گے، اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہوگا۔ دوسری بات یہ سر، کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ہے، اس وقت وہ بڑا Effectively کام کر رہا ہے کیونکہ وہ حکومت کے اس کے نیچے کام نہیں کر رہا لیکن اگر یہ Regularize ہو جائے گا تو ان کو وہ ساری چیزیں Follow کرنا پڑیں گی جس طرح لوکل گورنمنٹ ہے یا سی اینڈ ڈبلیو ہے، تو کام کا Pace جو ہے وہ Slow ہو جائے گا، اس طرح نہیں رہے گا لیکن اس کے باوجود بھی ہم ان کی Suggestion کو گراتے نہیں ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ دیکھے گی اگر اس کو Regularize کرنے میں کوئی مشکلات نہیں ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان، آپ کو میرے خیال سے جواب Satisfied ملا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب چونکہ انچارج منسٹر نہیں ہیں، میں لوکل گورنمنٹ کا منسٹر رہا ہوں، مجھے پوری اس کی History اور Background معلوم ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ بہتر یہ رہے گا کہ آپ کا جو لوکل گورنمنٹ منسٹر ہے وہ بھی نیا ہے، ظاہر ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں جواب نہیں دے سکتے ہیں، جو ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری ہے یا ڈیپارٹمنٹ کے باقی لوگ ہیں یہاں جواب نہیں دے سکتے، بہتر ہے آپ اس کو، یہ بہت سے ایم پی ایز کے دستخط ہیں، سارے ایم پی ایز کے اس پہ دستخط ہیں، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیج دیں، میں اس میں کسی غلط بات پہ کوئی زور نہیں دوں گا لیکن اگر کوئی Reasonable solution نکلتا ہے وہاں ڈیبیٹ اور ڈسکشن کے نتیجے میں تو میرا خیال ہے اس میں حکومت کا بھی فائدہ ہوگا اور عوام کا بھی فائدہ ہوگا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی (شور) Order in the House، خاموش۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، Agree ہیں، جاتا ہے تو جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بھیج دیں۔

Agreed. Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2182 may be moved to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Call attention notice No. 2182 is referred to the concerned Committee. Sardar Aurangzeb

Nalotah, MPA, to please move his call attention notice No. 2170, 2170, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, Lapsed. Ji, Madam Nighat.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، یہ گھڑی آپ دیکھیں، صرف ایک منٹ میں اپنا Point of Order لوں گی۔ جناب سپیکر، میں اس ہاؤس کی طرف سے، میں آپ کی طرف سے جو کہ پریس کلب کے انتخابات ہوئے ہیں، میں ان تمام صدر، جنرل سیکرٹری اور ان کی تمام کیبنٹ کو یہاں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ جس شفاف طریقے سے ان کے انتخابات ہوتے ہیں اور ان کے درمیان یہ چپقلش نہیں ہوتی ہے، پھر بعد میں بھائی بھائی ہو جاتے ہیں، یہاں پہ میں چاہوں گی کہ ہمیں بھی وہ سسٹم Adopt کرنا چاہئیے اور میں ان کی ترقی کے لئے، ان کے فنڈز کے لئے میں گورنمنٹ سے بھی اپیل کروں گی کہ پریس کلب کے تحفظ کے لئے بھی ہم ایک ریزولیوشن لانا چاہ رہے ہیں، ہم ایک بل بھی لانا چاہ رہے ہیں، تو اس کو بھی آپ Consider کیجئے گا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

(مسودہ قانون بابت وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 8, Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honourable Chief Minister, to please move under sub rule-1 of the rule-94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules-1988, for extension in the time period to present the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for labour & Parliamentary Affairs):</u> Mr. Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I intend to move a motion under sub rule-1 of rule-94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rule-1988 that the time for presentation of report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa

(Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, may be extended till date.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the extension in time period may be granted to present report of the Select Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

(مسودہ قانون بابت وفاق کے زیرانتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021)

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9. Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honourable Chief Minister, to please present the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021.

Minister for Labour & Parliamentary Affairs: On behalf of the honourable Chief Minister, I present the report the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مسودہ قانون بابت وفاق کے زیرانتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10. Minster for labour & Parliamentary Affairs, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Minister for labour & Parliamentary Affairs: On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of

Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it.

'Consideration Stage': Since, all the amendments, moved by the honourable Members, have been disposed of, as decided in the Select Committee concerned, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Preamble and long title and schedule also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت وفاق کے زیرانتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلیٔ ملازمت مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11. 'Passage Stage': Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for labour & Parliamentary Affairs): On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa (Regularization of Services of Employees of

Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, as reported by the Select Committee, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed.

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ بعد میں موقع دیتا ہوں، ایک بار ایجنڈا Complete ہو جائے گا، میں دیتا ہوں، میڈم، اس کے بعد دیتا ہوں جی۔

جناب منور خان: اس بل پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں دے رہا ہوں، اسی بل پہ میں دے رہا ہوں، اس بل پہ میں سب کو موقع دے رہا ہوں، موقع دے رہا ہوں۔ آئٹم نمبر 12 اور 13 (شور) میں دے رہا ہوں، ایجنڈا ختم ہو جائے، میں موقع دے رہا ہوں، میں بیٹھا ہوا ہوں، میں بیٹھا ہوا ہوں۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اجازت دیں تو اس بل پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه سلیکټ کمیټی کښې تاسو را غلی وئ، شوکت یوسفزئی صاحب به Explain کړی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): زه به اووایم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت صاحب، تاسو Explain کړئ جی، شوکت صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی تمام اپوزیشن اور ان تمام ممبران کا جو سلیکٹ کمیٹی کی میٹنگ میں آئے اور Specially جو خوشدل خان صاحب، عنایت صاحب اور حمیرا خاتون صاحبہ، انہوں نے بہت اچھی اس میں ڈسکشن بھی کی، اس میں حصہ بھی لیا اور ایک اچھی بات ہے کہ خیبر پختونخوا کا وہ حصہ جناب سپیکر، جو دہشتگردی سے متاثر ہوا، جس کے لوگ متاثر ہوئے، آج اگر ان کو یہ ریلیف دینا چاہتے ہیں اور میں مشکور ہوں اپوزیشن کا کہ انہوں نے اس میں ہمارا ساتھ دیا ہے اور اس سے یہ ایک تاثر جاتا ہے کہ ہم خیبر پختونخوا کے ان علاقوں کو Specially focus کرنا

چاہتے ہیں ترقی کے حوالے سے بھی، انفراسٹرکچر کے حوالے سے بھی اور ان کی جو ضروریات زندگی ہیں، ان کا جو Life style ہے وہ بہتر سے بہتر ہو، At par ہو باقی صوبے کی طرح، تو اس میں چونکہ ایک ایشو تھا، وہ لوگ متاثر ہوئے تھے اور یہ اس حکومت کا اور اسپیشل میں وزیراعلیٰ محمود خان کو اس میں خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے کہا کہ جتنے بھی پراجیکٹس ہیں جو Perpetual nature کے ہیں، ان کو Permanent کیا جائے ان کے ملازمین کو اور اس میں جو جناب سپیکر، کیبنٹ کے اندر اس کی Approval آئی، اس میں تقریباً 121 پراجیکٹس تھے جو Scrutinize ہو کر آئے اور اس میں کچھ اپوزیشن کی طرف سے، کچھ گورنمنٹ کی طرف سے کہ جی کچھ پراجیکٹس رہ چکے ہیں، جو Left over project ہیں، اس پہ ہم ڈسکشن کر چکے ہیں کہ جو Left over project ہیں وہ Scrutinize ہوں گے اور اس میں سے جو اس Nature کے ہوں گے، Perpetual nature کے ہوں گے وہ ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو ہم دوبارہ Consider کریں گے، اسی اسمبلی سے ان کو پاس کرائیں گے لیکن Perpetual nature والے تو چونکہ پراجیکٹ بہت زیادہ، Left over بہت زیادہ آرہے ہیں، کچھ ہمارے اضلاع سے بھی آرہے ہیں لیکن چونکہ First phase میں ہمارا یہ خیال تھا کہ چونکہ جو Erstwhile FATA ہے یا جو ضم اضلاع ہیں، ان کے لوگوں کو ہم تحفہ دینا چاہتے ہیں، ان کے جو لوگ ہیں ان کو ہم خوش کرنا چاہتے ہیں، ان لوگوں نے جتنی مشکلات دیکھی ہیں، آہستہ آہستہ ان کو Main streamline میں لانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے آپ کو احساس کریں کہ ہم اسی ملک اور اسی صوبے کے لوگ ہیں، اگر ماضی میں زیادتیاں ہوئی ہیں تو اس کے بعد زیادتیاں نہیں ہوں گی۔ تو میں مشکور ہوں جناب سپیکر، اس اسمبلی نے سلیکٹ کمیٹی بنائی، چونکہ چیف منسٹر صاحب نے اس کو Preside کرنا تھا، انہوں نے میرے ذمہ یہ کام کیا اور بڑا تعاون کیا اور تمام ممبران نے، میں بالکل یہاں کھل کر کہتا ہوں کہ تعاون کیا اور فاٹا کے نام پہ یا ضم شدہ اضلاع کے نام پہ کسی نے سیاست نہیں کی اور میرے خیال سے یہ اچھی بات ہے اور ہم اس بات پہ بھی Agree ہیں کہ جو Left over projects ہیں جناب سپیکر، ان کو بھی دیکھا جائے گا، Scrutinize کے لئے Sixty days ہم نے دیئے ہیں اور اس میں جو بھی Perpetual nature کے نکلیں ان شاءاللہ تعالیٰ ان کے ملازمین کو بھی ہم Permanent کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب، انہوں نے میرے خیال سے کافی تفصیل سے بات کی اور اب ان کا جواب آپ نے سنا بھی ہو گا جی، تو اس میں میرے خیال سے بل ابھی بھی ہو گیا ہے، تو آپ نے اس کا جواب سنا ہو گا۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پہلے میں گورنمنٹ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری بات کو، ریکویسٹ کو منظور کر کے مجوزہ بل کو کمیٹی میں بھیجا، وہاں پر ہم نے میٹنگ کی اور ڈسکس کیا، اور جو رپورٹ ہے، اس میں Para-11 ذرا پڑھ لیں Para-11 of the report ذرا سر، آپ ملاحظہ فرمائیں۔

"Para-11. The undersigned told the Committee that the honourable Chief Minister has already agreed to with option 2, therefore, the undersigned requested the honourable movers to withdraw their amendments and let the Bill be transmitted to the Assembly in its original form for passing it, but Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA did not withdrawn his amendments. However, on the suggestion of Mr. Khushdil Khan and Mr. Inayatullah, MPAs, the Committee mutually agreed with the said option 2 and recommended that the Project proposed by the honourable movers, through amendment along with other projects, as pointed out by the honourable Member during the meeting may be scrutinized by the Committee constituted by the government to scrutinize the left over employees/ projects as to whether they are of perpetual nature or otherwise"

اس میں سر، میرا اصولی مؤقف ہے، بہت اچھا ہو گیا، یہ جتنے بھی ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، ساتھی ہیں، اس صوبے کے باشندے ہیں، تعلیم یافتہ ہیں لیکن قانون کی ہم بالادستی کو رکھیں گے، میں اپنے اصولی مؤقف سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ Being a میں اب نہیں کہوں گا لیکن میں نے کمیٹی کو بھی یہ کوسچن کیا تھا کہ آپ مجھے، سیکرٹری صاحب بھی موجود تھے اور فیمیل سیکرٹری بھی کوئی تھی، میں نے کہا کہ آیا آپ نے اس میں زون، کیونکہ یہ فاٹا کے لئے یہ جتنی بھی سکیمیز ہیں، پراجیکٹس ہیں، یہ For the FATA, Ex-FATA کے لئے ہیں، ضم علاقوں کے لئے ہیں، تو اب ہمارے پاس مطلب یہ Rules میں یہ ہے کہ Zone wise جتنی بھی Appointments ہوتی ہیں وہ Zone wise ہوتی

ہیں، Zone 1,2,3 جتنے بھی، Zone 1 میں سارے فاٹا کے جتنے سات ضلعے ہیں، وہ آتے ہیں تو میں نے اس پر کوئسچن کر لیا کہ آیا یہ جتنی بھی Appointments ہو چکی ہیں ان میں Zone 1 اور یہی میں کہتا ہوں کہ اس میں Zone 1 کی امنڈمنٹ لانا چاہیئے کہ Zone 1 کی۔ اس میں میں یہی تصحیح کروں گا کہ سر، آپ کو پتہ ہے ہمارے غیر علاقوں میں، ان علاقوں میں جو دور دراز کے ہیں اب بھی وہاں پر دفتر خالی ہیں، وہاں پر اب بھی Vacancies ہماری خالی ہیں، ہمارے سکولوں کو تالے لگے ہوئے ہیں کیونکہ وہاں کے باشندے نہیں ہوتے، پھر جب دوسرے علاقوں سے وہاں لوگ جاتے تو آنا جانا مشکل ہوتا ہے، پھر وہاں پر ان کے کوارٹرز نہیں ہیں، کوئی Accommodation نہیں ہوتی ہے تو وہ ہمارے جتنے بھی پراجیکٹس جو فیل ہو چکے ہیں، وہ اس وجہ سے ہوتے ہیں تو میری اس میں امنڈمنٹ یہ ہے Zone 1 کے، اب تو میں واپس نہیں لے سکتا ہوں کیونکہ یہ تو غیر قانونی چیز کو میں کس طرح Legalize کر سکتا ہوں؟ کیونکہ میں نے اس سیکرٹری سے کہا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی جو پالیسی ہے، اس نے مجھے یہ جواب دیا ہے کہ یہ ہماری پالیسی میں نہیں ہے تو میں نے کہا کہ Weather the policy supersedes the law or the rules? کیا مطلب ہے کہ اگر آپ کی پالیسی میں نہیں ہے اور Rules میں ہے، Law میں ہے کہ آپ جتنی بھی Appointments کرتے ہیں Seventeen and above, sixteen and above آپ زونز کرتے ہیں، اگر آپ ایک سے پانچ تک کرتے ہیں تو آپ لوکل کریں گے، آپ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل یہ کیڈر رولز اور قانون میں ہے اور وہ رولز جو بنے ہیں وہ خیبر پختونخوا سول سرونٹ ایکٹ 1973 اور 73 کا ایکٹ جو ہے وہ آرٹیکل 140 کے تحت آپ کے Constitution کے تحت بنا ہوا ہے تو اب اس میں زون نہیں ہے تو لہذا میں اپنی Amendment کو Intact رکھنا چاہتا ہوں، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں ٹھیک ہے میرا کوئی، لیکن میں، کیونکہ پھر یہ Just to keep the record straight تو یہ میرا ہو گا کہ کل ایسا نہیں، کوئی ہائی کورٹ میں جائے یا کوئی بات کر لیں وہ کہتے ہیں کہ یار وہاں پر سارے ایم پی ایز، تو انہوں نے کچھ کیا نہیں، اور اکثر یہ ہوتا بھی ہے ایسا ہم یہ بھی ہائی کورٹ میں سپریم کورٹ میں Face کرتے ہیں، کہ پھر گورنمنٹ کے نمائندے وہاں کہتے ہیں کہ یار یہ تو سارے اس میں تھے انہوں نے کچھ بات ہی نہیں کی ہے تو آپ ہاؤس کے سامنے لے آئیں تو جو بھی Decision ہو مجھے قبول ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، جو بھی امنڈمنٹ تھی، میں نے ریکویسٹ کی تھی ان سے اور حکومت نے وہ امنڈمنٹس کو سپورٹ نہیں کیا تھا اور وہ رپورٹ کے اوپر لکھا بھی گیا ہے اور میرا نہیں خیال ہے کہ ان لوگوں کے خلاف کوئی کورٹ جا سکتا ہے یا جائے گا، ضرورت بھی نہیں ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، دیکھیں اس سے پہلے بھی پراجیکٹ کے ملازمین ریگولرائز ہو چکے ہیں اور میرے خیال سے جناب سپیکر، چونکہ اے این پی کے دور میں بھی اس طرح کے ملازمین کو Regularize کیا جا چکا ہے یہ ہمارے پاس پہلے سے وہ موجود ہے، یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہو رہا ہے کہ پراجیکٹ کے ملازمین کو Regularize کر کے ہم یہ ایشو اٹھا رہے ہیں کہ جی Zone، یہ Already پہلے بھی ہو چکے ہیں، اس طرح انکو بھی ہم کر رہے ہیں اور خوشدل خان صاحب سے میں نے ادھر بھی ریکویسٹ کی تھی، یہاں بھی کرونگا کہ اس ایشو کے اوپر زیادہ وہ نہ کریں اور میں مشکور ہوں، انہوں نے مانا بھی ہے ہمارے ساتھ، لیکن ٹھیک ہے ان کا اگر یہ اپنا وہ دینا چاہتے ہیں، یہ Concern نہیں دینا چاہتے اور اس پر اپنا اختلافی نوٹ رکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے لیکن میں گزارش کرونگا ان سے کہ یہ ایک اچھا مرحلہ ہے اور میرے خیال سے آج تک گورنمنٹ اور اپوزیشن کسی ایشو کے اوپر اتنے اچھے طریقے سے ایک Page پہ نہیں آئے ہیں تو یہ اچھی شروعات ہیں، تو میرے خیال سے اگر ایک اچھی بات پر یہ اتفاق کر لیں تو میں مشکور ہونگا انکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، دیکھیں خوشدل خان صاحب ایک Lawyer ہیں، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، خوشدل خان صاحب ایک Lawyer۔۔۔۔

جناب منور خان: یہ سر، اگر خوشدل خان، خوشدل خان اگر یہ امنڈمنٹ واپس لیتا ہے تو Being an advocate تو اس کو میں کہوں گا کہ یہ اب آپ Law کو Defend کرتے ہیں یا کسی کے دباؤ کے ساتھ

آپ کرتے ہیں، یہ سر، میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، یہ ریکارڈ پہ آجائے گا کہ کل پھر وہ نہیں کہے گا کہ میں فلاں بار کونسل کا چیئرمین ہوں، پھر اس طرح کی بات نہیں کرے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: (قہقہہ) میں بہت زیادہ ہاؤس کا بھی مشکور ہوں، یہاں پر ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ میں وائس چیئرمین ہوں پاکستان بار کونسل کا، سینئر وکیل ہوں، یہاں ہماری ایک Friendship یہاں پر ہے، ٹھیک ہے اصولاً تو یہ نہیں ہونا چاہئیے تھا لیکن جہاں تک ہم ان لوگوں کو دیکھتے ہیں، ان ساتھیوں کو دیکھتے ہیں، ان بھائیوں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے تعلیم حاصل کر کے ان کو نوکریاں ملی ہیں اور ان کو اگر تکلیف ہوتی ہے تو میں واپس لینا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب منور خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ یو منٹ جی، آئٹم نمبر 12 اینڈ 13، پھر اس کے بعد میں بیٹھا ہوں، میں بیٹھا ہوں جی، آخری آئٹم ہے، اس کے بعد میں بیٹھا ہوں، میں دے رہا ہوں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بتا دیا ہے۔

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12. Minister for Labour & Parliamentary Affairs, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move that the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Parliamentary Affairs): Janab Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move that the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ''Ayes'' have it.

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ''Ayes'' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in clause 4 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in sub-clause (1) of clause 4 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 4, in sub-clause (1), for the expression 'eleven', the expression 'twelve' may be substituted.

جناب سپیکر، اس کی وجہ یہ ہے کہ گیارہ سے بارہ لوگ کئے جائیں، ایک خاتون ایم پی اے کو بھی اس اتھارٹی میں لیا جائے جس کا تعلق ضلع سوات سے ہو، کیونکہ ترقیاتی کاموں میں، ترقیاتی کام خواتین کے لئے بھی ہوتے ہیں، صرف مردوں کے لئے نہیں ہوتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، میں پہلے بھی ان سے گزارش کر چکا ہوں کہ اگر سرکاری محکموں میں کہیں پہ خواتین۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے کہنا ہے کہ Withdraw کریں تو یہ Already مجھے پیغام پہنچا چکے ہیں تو میں Withdraw کر لیتی ہوں یہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The question before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes', oh, withdrawn! Now the amendment is dropped and the original sub-clause (1) of clause-4 stands part of the Bill.

آپ نے امنڈمنٹ نمبر 2 Withdraw کر لی ہے، امنڈمنٹ نمبر 2 آپ Withdraw کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ جو پہلی امنڈمنٹ ہے یہ تو میں نے Withdraw کر لی ہے ناجی۔ سر، دوسری جو ہے تو وہ بھی ایک خاتون کی بارے میں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: One and two.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔ یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں جس Chair پہ آپ بیٹھے ہوئے ناں اور جس Chair پہ ہمارے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب، آپ کا نعرہ تھا، ہم سب لوگوں کا نعرہ ہے اور ہمارا تو ابھی بھی نعرہ ہے لیکن آپ شاید اپنے نعرے کو بھول گئے ہیں کہ Women empowerment, women empowerment انہی چیزوں سے آتی ہے کہ جب آپ ہر شعبے میں عورت کو Involve کریں گے کیونکہ عورت اپنے گھر میں وزیر داخلہ ہے، وزیر فنانس ہے، مطلب ہر محکمہ اس کے سپرد ہے، تو جناب سپیکر صاحب، Why not ہم لوگ ڈیویلپمنٹ میں یا کسی اور محکمے میں جب ہم خواتین کی بات کرتے ہیں، یہاں سے مرد اٹھتے ہیں کہ آپ ایک خاتون اٹھ گئی ہے، آپ بار بار کیوں اٹھ رہی ہیں؟ میں اس وقت اس لئے اٹھ رہی تھی کہ میں نے آپ سے صبح بات کی تھی کہ Left over projects رہ گئے ہیں، وہ یہ مجھے یہ بتائیں گے کہ Left over projects کو Within sixty days یہ جو ہمارے فاٹا کے لوگ رہ گئے ہیں لیکن وہاں سے بھی چیخ آئی، وہاں سے بھی چیخ آئی جناب سپیکر صاحب، یا تو یہ اپنا بزنس لے کر آیا کریں اور یا پھر کسی کو Interrupt نہ کیا کریں۔ دوسری امنڈمنٹ میں Withdraw کرتی ہوں کیونکہ مجھے دونوں کے میسجز مل چکے ہیں کہ بھئی آپ نے یہ دونوں Withdraw کرنی ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کو خواتین کا اپنے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگتا، تو نہ اچھا لگے، تو میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Since, the amendment is withdrawn and the original sub clause (1) of clause 4 stands part of the Bill. Third amendment, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in sub clause (2) of the clause 4, of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ وہی امنڈمنٹ جو میں نے Withdraw کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں یہ دوسری ہے، Third amendment ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا، اس میں جناب سپیکر صاحب، اس امنڈمنٹ میں میرا مطلب جو ہے وہ اس میں May کی بجائے Shall کرنا چاہتی ہوں، میں May کی بجائے Shall کرنا چاہتی ہوں۔

I, Nighat Yasmeen Orakzai, move that in clause 4, in sub clause (2), in the first line, for the word 'May', the word 'Shall' may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، اس سیکشن میں May کی جگہ Shall کا لفظ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ جو Qualification جس پوسٹ کے لئے بھی ضروری ہو تو اس کے لئے مقرر کی گئی ہو تو اسی کے مطابق اس کو Recruit کیا جائے، یہ نہیں ہے کہ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر، تو Shall اسی لئے میں نے اس میں وہ کیا ہے اور اس میں میرے ساتھ منسٹر صاحب نے Agree کیا ہے کہ ہاں جی۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں Agree کیا، کیوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پھر اس کی میں ووٹنگ کروالوں گی۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: دیکھیں، میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی، یہ جو تین ہیں اوپر، اور یہ تینوں کا آپ، اب تک تو مان چکی ہے Shall اور May میں بڑا فرق ہے جناب سپیکر، دیکھیں میں نے آپ سے یہی ریکویسٹ کی کہ Shall اور May میں بڑا فرق ہے، آپ Bound نہ کریں، دیکھیں بعض اوقات، میں آپ کو صرف مثال بتانا چاہتا ہوں پھر خیر ہے یہ سارے بیٹھے ہیں۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، یہ جواب دے دیں، ایک منٹ میڈم، ایک منٹ میڈم، محکمہ یا حکومت تفصیل سے جواب دے دے۔ شوکت یوسفزئی۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: ویسے ووٹ کر لیں تو میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ بعض اوقات۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، اگر انہوں نے Agree۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: او نن منور خان ډیر په فارم کښې راغلے دے بنه، نن دے ثابتوی چې زه وکیل یمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تا سو Agree کوئ که نه؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: نہیں سر، میں اس لئے نہیں کرتا ہوں کہ بعض اوقات دیکھیں، آپ کسی چیز کو Bound کرتے ہیں، جس طرح آپ نے ڈی ایچ او لگانا ہے، آپ کو نہیں ملتا ہے، اس کا جو گروپ ہوتا ہے ان کا اپنا، اس کا نہیں ملتا، آپ جنرل کیڈر سے بھی اٹھا کر ان کو لگا دیتے ہیں، تو اگر یہاں پر ہم Bound کرتے ہیں تو Bound میں پھر مشکلات آتی ہیں، آپ کے پاس ہر وقت اس کیڈر کا بندہ نہیں ملتا، یہ آپ سب کو پتہ ہے، اس صوبے کے عوام کو پتہ ہے، تو یہ میری گزارش ہے کہ اس کو Open چھوڑیں، Definitely دیکھیں یہ جو چیزیں ہوتی ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ بورڈ کے ممبرز جو ہوتے ہیں جناب سپیکر، جو بورڈ کے ممبرز ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ وہ سن لیں پھر آپ بات کریں۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ Withdraw کر رہی ہیں کہ نہیں کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس پہ سر، آپ مجھے بتائیں، میں کیوں Withdraw کروں؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے آپ ووٹنگ کر لیں، کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ووٹ کو Put کروں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، Shall کو آپ کیوں نہیں سپورٹ کر رہے ہیں، سر، کل کو ایک۔۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: سر، اگر یہ نہیں مانتے تو ووٹنگ کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کل کو جو ہے مالی ہے یا ایک خاکروب ہے تو اس کو آپ لے آئیں گے کہ ایک پی ایچ ڈی کی جگہ اور آپ کہیں گے کہ جی میں سر، Shall اسی لئے تو کہہ رہی ہوں نا کہ یہ Bound ہو کہ جس کی صحیح تعلیم ہو گی اسی کو Recruit کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، وہ نہیں مان رہے ہیں، وہ نہیں مان رہے ہیں، میں Put کرتا ہوں ہاؤس کو۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(تالیاں)

ایک 'No' اور ایک 'Yes'، آپ سب سوئے ہوئے ہیں میرے خیال سے، نہ 'Yes' آرہا ہے اور نہ 'No' آرہا ہے، کیا کریں؟ میں دوبارہ کہتا ہوں۔

Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was rejected)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped and the original sub clause (2) of clause 4, stands part of the Bill, Now, the question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ''Ayes'' have it. The original clause 4, stands part of the Bill. Clauses 5 to 7 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 5 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 5 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes'.

آپ سوئے ہوئے ہیں سب، اگر سوئے ہوئے ہیں تو گھر جائیں۔

And those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 7 stand part of the Bill.

'Yes' اور 'No' کا جواب بھی میں شاید خود یہیں سے دے دوں، آپ سب سوئے ہوئے ہیں۔

Amendment in clause 8 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 8 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 8, in sub clause (2), after the word 'terms', the words "and conditions" may be inserted.

جناب سپیکر، اس میں صرف Terms لکھا ہوا ہے لیکن ساتھ ساتھ Condition بھی لکھنا ضروری ہے، تو یہ بھول گئے ہیں لیکن جس Job کی بھی Recruitment ہوتی ہے اس میں Terms and condition دونوں ضروری ہوتی ہیں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ایک Genuine جو ہے، میری تو ساری Genuine تھیں لیکن بات یہ ہے کہ "صاف چلی شفاف چلی، تحریک انصاف چلی"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، ویسے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن میں اس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہوں تو یہ Conditions میں اس کو Accept کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ Agree کرتے ہیں؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Agree کرتے ہیں ان کے ساتھ؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جی بالکل Agree کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 8 stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The amended Clause 8 stand part of the Bill. Clauses 9 to 21.

جناب منور خان: سر، میری ایک ریزولیوشن ہے، مجھے جلدی ہے، اگر مجھے وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد یہ بل پاس ہو تو میں کرتا ہوں، یہ بل پاس ہو جائے پھر میں دے رہا ہوں، ریزولیوشن پاس، آپ کی ریزولیوشن پاس ہو گئی ہے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب، مجھے جلدی ہے پھر آپ بل کریں گے، تو کورم بھی پورا نہیں ہے، کوئی آواز دے دے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ، سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب آپ نے کورم کی نشاندہی کی تھی، ابھی سیٹ پہ تو آجائیں ناں، بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بنائی جائیں

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، مجھے Rules پہ چلانا ہے، وہ اپنے مفاد کے لئے لڑ رہا ہے، مجھے اسمبلی چلانی ہے اور میں نے پہلے کہا تھا کہ مجھے کوئی Blackmail نہیں کر سکتا ہے، نہ کوئی Pressurize کر سکتا ہے (مداخلت) تو ایسے لوگ جب اسمبلی آئیں گے۔

(دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں کہ وہ کاؤنٹ کر لیں آپ کو، دوبارہ کریں جی، یہ Counting آپ غلط کر رہے ہیں، کورم پورا ہے، 37۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Clauses 9 to 21 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 9 to 21 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 to 21 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 9 to 21 stand part of the Bill. Amendment in clause 22 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 22 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in Clause 22, in second line after the word, 'Government', the words "and Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa" may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، اس امنڈمنٹ لانے کا مقصد میرا یہ ہے کہ جو Bill پاس ہو جاتا ہے اور اس کی رپورٹ آتی ہے تو وہ رپورٹ کیبنٹ کی بجائے وہ اس اسمبلی میں لانی چاہیئے، یہ میری امنڈمنٹ ہے جس کا میں نے آپ کو خلاصہ بتادیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، یہ ان کی تجویز تو اچھی ہے لیکن ایشو یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ کوئی بھی منسٹر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: میں نے کہا سر، انہوں نے تجویز اچھی دی ہے لیکن ایشو یہ ہے کہ کوئی بھی منسٹر اس وقت تک اس طرح کی چیزوں کا جواب نہیں دے سکتا جب تک کہ کیبنٹ اس کا Decision نہ لے لیں کیونکہ Decision کے لئے منسٹر اٹھتا ہے تو پہلے ہر صورت میں کیبنٹ میں جانا ہوتا ہے Government means Cabinet تو کیبنٹ سے جب تک ایک چیز نہیں ہو کر آئے گی تو اس طرح یہاں پہ کیسے پیش ہو گی؟ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس گورنمنٹ کو ہی رہنے دیا جائے، جو امنڈمنٹ اس کی ہے میں اس کو Oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ Oppose کرتے ہیں؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جی ہاں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی جناب سپیکر صاحب، مجھے اس پہ کچھ کہنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں جناب سپیکر صاحب، کیبنٹ کچھ لوگوں کی ہوتی ہے اور یہ august House جو ہے تو یہ تمام KP کا، مطلب منتخب نمائندوں کا ہے تو جناب سپیکر صاحب، جب کیبنٹ، میں یہ کہتی ہوں کہ کیبنٹ کے پاس جائے لیکن کیبنٹ سے جب Approve ہو جاتی ہے، Approval ہو جاتی ہے تو پھر منسٹر آکر یہاں پہ Explain کریں جناب سپیکر صاحب، تاکہ تمام لوگوں کو پتہ تو چلے کہ رپورٹ میں کیا چیز ہے؟ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، یہ Bills جو ہوتے ہیں ان میں بار بار پھر امنڈ منٹس آتی ہیں، پھر بار بار امنڈ منٹس آتی ہیں، ہم نے تو باہر کے ملکوں میں دیکھا ہے کہ جب ایک Bill پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد تو سالوں سال کیا کہ دس سال کیا کہ بارہ سال کیا کہ بیس سال وہ آنے والی نسلوں کے لئے Bills تیار کرتے ہیں، وہ یہ نہیں کرتے ہیں کہ آج جیسے لیبر کا ایک Bill آیا تھا اور دوسرے دن دوسری امنڈ منٹ آگئی تھی، شوکت صاحب کا ہی تھا اور تیسرے دن تیسری امنڈ منٹ آگئی تھی، تو جناب سپیکر صاحب، ٹھیک ہے گورنمنٹ نہیں مانتی ہے تو میں، ظاہر ہے اکثریت میں ہیں اور ظاہر ہے No تو یہ بہت اونچی آواز میں کہہ سکتے ہیں، Yes میں تو انہوں نے بھنگ پی ہوتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں Withdraw کرتی ہوں کیونکہ مجھے ٹائم اور Waste نہیں کرنا کیونکہ منور خان پھر اٹھے گا وہاں سے اور دوسرے صاحب اٹھیں گے، حالانکہ میں چاہتی ہوں کہ یہ تمام ہاؤس جو ہے، عورتیں اسی لئے اپنا بزنس لا رہی ہیں کہ مرد بھی اپنا بزنس لے کر آئیں اور اس صوبے کے لئے کچھ کام کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Since, the amendment is withdrawn and the original clause 22 stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the original clause 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. Clause 22 stands part of the Bill. Clauses 23 to 39: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 23 to 39 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 23 to 39 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Ayes" have it. Clauses 23 to 39 stand part of the Bill. Preamble, long title and schedule also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> 'Passage Stage': Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honorable Chief Minister, to please move that the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be passed.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Parliamentary Affairs):</u> Janab Speaker! On behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move that the Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be passed.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that Upper Swat Development Authority Bill, 2021, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Ayes" have it. The Bill is passed.

(Applause)

منور خان صاحب کو میرے خیال سے جلدی ہے گھر جانے کی گھر سے، ان کو میرے خیال سے میسج آیا ہے گھر سے کہ میرے خیال سے کوئی کلاس ہو گی ان کی، تو ان کو موقع دے دیتے ہیں اس لئے کہ ان کو بڑی جلدی ہے۔

<u>جناب منور خان:</u> جلدی نہیں ہے سر، جمعہ کی نماز کا وقت ہے، جمعہ پڑھنا ہے ابھی پونے ہو گئے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جمعہ کی نماز ڈیڑھ بجے ہمیشہ ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے اور ہمیشہ سیشن جب ہوتا ہے تو دس منٹ پہلے ایک پچیس پہ یا ایک بیس پہ ہم ختم Windup کرتے ہیں لیکن آپ کو جلدی ہے، ہم آپ کو موقع دے دیں گے، کوئی ایشو نہیں ہے، گھر سے آپ کو Call آئی ہے، کوئی ایشو نہیں ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Munawar Khan:</u> Thank you ji, thank you. Ji Sir, first of all Sir, I will request you that rule 240 may be suspended under rule 140.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Rule دوبارہ پڑھیں، آپ نے غلط Rule پڑھا ہے، آپ نے Rules غلط پڑھے ہیں، آپ وکیل بھی ہیں اور آپ نے Rules غلط پڑھے ہیں، آپ Rules پڑھیں دوبارہ، آپ ایڈوکیٹ بھی ہیں اور آپ کو Rules معلوم نہیں ہیں۔

Mr. Munawar Khan: Not 240, 240 may be suspended under rule 124.

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ نے جو پڑھے ہیں غلط پڑھے ہیں، آپ دوبارہ پڑھیں ذرا Rules۔

جناب منور خان: صحیح ہے سر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Rules suspension کے لئے ریکویسٹ کریں، آپ نے جو Rules پڑھے ہیں وہ غلط پڑھے ہیں۔

جناب منور خان: 124 کی بات کر رہا ہوں نا سر کہ May be suspended۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس Rule کے Under۔

Mr. Munawar Khan: Under 240

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، ابھی یہ صحیح ہوا، پہلے آپ غلط بول رہے تھے اس لئے کہ آپ کو پتہ ہی نہیں تھا۔

جناب منور خان: تو میں، آپ میرے خیال میں، میری بات غلط۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it.

قراردادیں

جناب منور خان: جناب سپیکر، یہ ایک قرارداد میں لانا چاہتا ہوں، اس میں جناب سپیکر، محترمہ، کیا نام ہے؟ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نہیں ہوں اس میں۔

جناب منور خان: عنایت اللہ خان ہیں سر، جناب میاں نثار گل صاحب ہیں، شاہ محمد صاحب ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، آپ نے کہا میڈم اور میڈم نے کہا میں نہیں ہوں۔

جناب منور خان: توٹھیک ہے اس کا نام میں Ignore کرتا ہوں، ٹھیک ہے تو کوئی بات نہیں ہے۔ اب یہ نام جناب سپیکر، آپ کے سامنے پڑھے ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتی ہے کہ سعودی حکومت نے جو تبلیغی جماعت پر پابندی لگائی ہے جس سے لوگوں میں غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ تبلیغی جماعت امن کی سفیر ہے جو پوری دنیا میں اسلام کا نام روشن کر رہی ہے۔ تبلیغی جماعت کا دور دور تک دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور آج تک اس جماعت کے لوگ کسی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں پائے گئے ہیں۔ تبلیغی جماعت کی ایک عالمی اسلامی اور دعوتی تاریخ ہے، تبلیغی جماعت میں تمام طبقے کے لوگ شامل ہیں، تبلیغی جماعت امیر و غریب کی تفریق ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیتی ہے، لہذا حکومت پاکستان وزارت خارجہ کی وساطت سے سعودی حکومت کے سفیر کو دفتر خارجہ بلا کر احتجاج ریکارڈ کرے تاکہ فوری طور پر سعودی حکومت یہ پابندی ختم کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تبلیغی جماعت صرف دین کا کام کرتی ہے، ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، نہ ہی مذہب کو وہ چھیڑتے ہیں، بڑے پرامن قسم کے لوگ ہیں لیکن میں گزارش کروں گا، یہاں سے بھی ہم قرارداد بھیج دیں گے لیکن یہ بہتر ہوتا کہ یہ مسئلہ اگر قومی اسمبلی میں یا سینیٹ کے اندر اٹھایا جاتا تو وہاں جو فارن منسٹر ہوتے ہیں یا فارن منسٹر سے Related لوگ ہوتے ہیں، وہ اس کا بہتر جواب بھی دے سکتے ہیں، لیکن بہر حال ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، میں اس کو پینڈ نگ۔۔۔۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: اگر قرارداد جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت، اس میں کچھ Necessary چیزوں کی ضرورت ہے، امنڈ منٹس کی، اس کی Wording کو Proper ٹھیک کیا جائے اور اس کو میں فی الحال پینڈ نگ کرتا ہوں، آپ تمام ممبران اس کے ساتھ بیٹھیں اور اس کی Wording ٹھیک کریں، پھر ہم اس کو دوبارہ لے آتے ہیں۔ تھینک یو۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: ٹھیک، ٹھیک ہے، Okay۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ، میں ایجنڈے پر نہیں آرہا، میں ایجنڈے پر نہیں آرہا، آپ کے دو تین لوگ Points of Order پر بات کرنا چاہتے ہیں، میں دیتا ہوں، جنہوں نے پہلے نمبر پر کیا ہے، میں ان کو دیتا ہوں، (قطع کلامی) نہیں جی، پہلے انہوں نے کہا تھا پھر شاہ محمد خان نے کہا تھا۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

جناب منور خان: وہ میری قرارداد جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میں نے پینڈنگ کر دی ہے، آپ نے نہیں سنا؟ آپ گھر پہ بات کر رہے تھے میرے خیال سے۔

جناب منور خان: پینڈنگ کر دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اس میں الفاظ میں کچھ وہ ہے، اس کو پینڈنگ کی ہے، دوبارہ لے آئیں ٹھیک کر کے جی۔ میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، زه د ایوان توجه یو واقعې باندې چې په دې پیښور کښې شوې وه په 31-07-2021 باندې۔ جناب سپیکر صاحب، په Deans کښې دوه گروپونه وو، په Deans Trade Centre کښې چې هغوئ په یو بل باندې ډزې اوکړلې او په هغې کښې دوه کسان وفات شوې دی، شهیدان شوې دی جی، او جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول دغه خبره چې په هغه ټائم کښې سرتاج ایس ایچ او د غربئ تهانړی چې کوم وو هلته په دغه جرگه کښې موجود وو، دا مسئله چې کله راتلله، دا د شوروغو نه دا جرگه وه او دا راروانه وه، خو په دې ورځ باندې دغه کسانو پخپله باندې چې کوم ایس ایس پی (آپریشن) وو هغه ته یئے Message هم اوکړو په 1:45 باندې د غرمې چې دا مسئله ده، کسان یو بل پسې ډیر تیز تیز روان دی او ټوپکې یئے هم راغستلی دی، تاسو دا چیک کړئ او ایس ایچ او هیڅ ردعمل نه کوی او غلے ناست دے۔ سپیکر صاحب، چې کوم ایس ایس پی (آپریشن) وو، هغوئ ورته جواب ورکړو چې Let me check خو په ټهیک 2:26 باندې چې کوم ایس ایچ او دے هغه د Deans نه اوځی او په 2:28 باندې دغه کسان راځی او په دې نورو کسانو باندې

ډزې اوکړې او هلته يئے مړه کړې۔ جناب سپيکر صاحب، هلته چې ويډيوز دی هغه ټول يئے د هغه ځائے نه راواغستلے شول او هغه ټول يئے يوړل، په Forensic Science Laboratory کښې د هغې فرانزک شوے دے چې کوم کسان دی، ايف آئی آر په آته نهه کسانو باندې اوکړلو، هلته چې کوم کسانو باندې ډزې شوې دی هغه خو ورسره وو، خو چې کوم د ډينز پلازے د انتظاميې کسان دی چې کوم دا Deans Trade Centre چلوی لړيا دی د هغه کسانو نومونه يئے هم ورکړی دی چې هغوئ کرايه دار دی په هغوئ کښې محمد جنيد دے چې هغه د NA-39 د مسلم ليګ Candidate وو، او محمد رحمان دے، او رضوان احمد دے، دا کسان چې کوم دی دا پکښې بے ګناه دوئ دننه کړې دی، چونکه د هغوئ د ايف ايس ايل فرانزک هم راغلے دے او اوس پکار ده چې پوليس په دفعه 169 کښې دا کسان برې کړې، شپږ مياشتې جيل يئے تير کړلو، خو اوس پکار ده چې دوئ د دې نه راوځی، په دفعه 169 کښې خو هغوئ سره دا زياتے دے، ټول ايوان ته پته ده او هر چا ته پته ده چې پوليس زمونږه په دې Last time کښې څومره بے قاعدګئ سره څنګه پيسې اخلی، هر کار يا په پيسو کوی يا څه په پوليټيکل دغه باندې او هيڅ په ميرټ باندې نه کيږی، په دې باندې زمونږه د ټول ايوان هم او د هر چا او د ټولې صوبې په دې شکايت دے چې پوليس که هغه دلته دے يا که هغه په دير کښې دے او که يا هغه په هر ځائے کښې دے، هغوئ چې کوم خپل راج شروع کړے دے، او د ټولو نه هم غټه خبره دا ده چې ما مخکښې کوم اوو‌ئيل چې کوم تفتيش يئے راوځی، هغه چې کوم دے د يو محرر د لاسه يو تفتيشی رپورټ راشی او په هغه تفتيش باندې بيا د سپريم کورټ جج فيصله ورکوی او هغه تفتيشی د پنځه زرو او د لس زرو روپو سړے وی چې د هغې سره زمونږه د دې صوبې دا ټول سسټم، دا ټول نظام تباه برباد دے، تر څو پورې چې دا نظام نه وې ټهيک شوے او د دې دپاره Legislation نه وې شوے، د دې دپاره يو کميټی نه وی جوړه شوې، نو هم دغه شان بے قاعدګی به کيږی او هم دغه د جائيدادونو تنازعی، دغه د مرګونو دغه چې دا ټولې د پيسو په بنياد کيږی او په ديکښې بيا مخکښې هيڅ نه کيږی، هم دغه پيسې چليږی۔ جناب سپيکر صاحب، داسې اوس د تاتارا تهانړه کښې هم يو قتل شوے دے او هغې

کښې دفعه 169 اوکړے شو، کوم بے ګناه کسان چې وو د هغوئ د ایف ایس ایل، او د فرانزک د وجې نه هغوئ لرې شو، خو دا کوم کسان چې دی دا د انتظامیی کسان دی، دا چې کوم کسان دي چې دا په Political basis دي او که نه د پیسو په Basis باندې دی، چې آئی جی پی، سی سی پی او د دوئ په باره کښې هیڅ دغه نه کوی چې د څه نه داسې مجبوره دی او چې دوئ په دې باندې هیڅ خبره نه کول غواړی او د دې هیڅ دغه نه ورکوی چې دوئ شپږ میاشتی ولی په جیل کښې تیرې کړی، د دوئ ګناه څه ده؟ دوئ خو نه په هغه ویډیو کښې شته نه د دوئ دپاسه چا دغه ورکړے دے، خو صرف په دې چې دا د Deans دی، Deans خو چې کله جوړیدو نو هغه خرڅ شوے دے، د هر چا خپل Own properties دی، دا خو صرف انتظامیه ده او دا بے ګناه کسان په دې جیل کښې ناست دی۔ جناب سپیکر صاحب، د دې ایوان په ذریعه زه تاسو ته ریکویسټ کوم چې دې له یو کمیټی جوړه کړئ،یو دوه دری رکنی کمیټی ورله جوړه کړئ او په دیکښې د آئی جی پی نه او د سی سی پی او نه او د دې ایس ایس پی (آپریشن) نه، او د دې سرتاج نه تپوس اوکړے شی، او دوئ دې ایوان ته را اوغښتلے شی، چې دا کومه واقعه شوې ده او دا ولې په کوم Base باندې دا دفعه 169، چې هره واقعه د هغې نه پس لس شل، په دې تاتارا تهانړه کښې، په دې دغه کښې، ځائے په ځائے باندې دفعه 169 ته کیسونه ځی، نو چې دوئ بے ګناه راغلل او ستاسو هم دې لیبارټرئ ایف ایس ایل یا ستاسو ایف ایس ایل غلط دے؟ که هغه څم وی نو دفعه 169 ته تاسو دا ولې نه لیږئ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی، میډم، تاسو همیشه په ګورنمنټ باندې دغه کوئ، تاسو خبره پکښې اوکړه چې دا Political basis باندې، الحمد اللّٰه یو Political basis باندې هم داسې څه کیسز نه کیږی ان شاءاللّٰه، او تاسو پولیس باندې هم الزامات اولګول، هر ځائے کښې ښه او خراب شته، دا نه ده چې ټول پولیس والا خراب وی، پکښې یو کس دوه به خراب هم وی خو تاسو د کمیټئ ذکر اوکړو نو زه تین رکنی کمیټی دلته کښې Announce کوم چې په هغې کښې به زه Head کوم، Law Minister او تاسو سره به د دې کمټیئی مونږ درې ممبران یو او

دیکبنې به مونږه ان شاءالله Proper inquiry کوؤ جی، دا زه کومه جی۔ شاه محمد خان صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): شکریہ جناب سپیکر، یہاں ہم ضلع بنوں کے بلدیاتی الیکشن پر بات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اپوزیشن لیڈر اور اس کے بیٹے زاہد درانی ایم این اے نے اپنی تقریر میں ہمیں ٹارگٹ کیا ہے، ہم اپنا Vision دینا چاہتے ہیں۔ بنوں کو ایک ہی سیاسی پارٹی کے لئے، بعض مخصوص علاقے ہیں جن کو الیکشن کے دوران استعمال کرتے ہیں، اس کا ثبوت 2008 کا جنرل الیکشن تھا جس میں عدنان وزیر ایم پی اے اور مولانا صاحب ایم این اے کے امیدوار تھے، عدنان وزیر کے گیارہ یونین کونسل میں دو سو ووٹ تھے جبکہ دونوں یونین کونسل میں ساڑھے چودہ ہزار ووٹ ڈالے گئے اور صبح دونوں کامیاب ہوئے، دونوں گروپوں نے یہ مل کر یہ کام کیا۔ 2015 کے بلدیاتی الیکشن میں ہمارے بلدیات کے جتنے بھی ممبرز تھے، تقریباً ہمیں اکثریت حاصل تھی لیکن ہمارے ممبرز کو اغواء کرکے اٹک قلعہ میں سیاہ سرکاری جھنڈے کے نیچے ان کو رکھا گیا اور ہماری اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا اور ضلع اور تحصیل بنوں پر ان لوگوں کی حکومتیں بنیں۔ اغواء شدہ ممبران کو ضلع اٹک میں جب قید کیا گیا تو اس کی FIRs موجود ہیں۔ 2018 کے جنرل الیکشن میں رات کے دو بجے تک زبردستی ووٹ ڈال رہے تھے جس کے بعد عوام نکل آئے اور غیر قانونی پولنگ سٹیشن کو بند کیا گیا۔ 2021 میں ہم نے آرمی کی نگرانی میں الیکشن کرانے کی التجاء کی، ان خطرناک، خطرناک لوگوں نے پولنگ سٹیشن کا سارا الیکشن میٹریل قبضہ کیا، انہی خطرناک علاقوں میں اور پھر رات کو ان پولنگ سٹیشنوں کو نشانہ بنایا جہاں ہمارا سابقہ تین الیکشن ریکارڈ کے مطابق 90 Percent ووٹ تھے، ڈی آر او نے قانونی کارروائی کی، بعد میں جمعیت کے کارکنوں نے پی ٹی آئی کے ورکرز پر 164 بیان کیا حالانکہ ان پولنگ سٹیشنز کا نقصان تحریک انصاف کا ہے، ہم نے ڈی سی بنوں اور الیکشن کمیشن کے فیصلے کو سپورٹ کیا جس میں یہ کہا گیا کہ الیکشن Suspend ہیں اور دوبارہ ہوگا، تحریک انصاف کے میئر امیدوار کی پوزیشن کافی مضبوط ہے اور وہ کس طرح اپنا نقصان کر سکتا ہے؟ سابقہ ایف آر بنوں اور سابقہ ایف آر لکی میں جو ریکارڈ دھاندلی ان لوگوں نے کی وہ انتہائی شرمناک ہے۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر خود Stay پر ہے، 28 ووٹوں کی برتری اس کو حاصل ہے صرف 28 ووٹوں کی اور اس نے جو درخواست دی ہے الیکشن کمیشن میں، وہ اس نے یہ Plea لیا ہے کہ یہ Recounting کریں اس کے اوپر Stay لیا جائے، اگر ان میں انصاف اور

جرأت ہے کیونکہ یہ مذہبی پارٹی ہے تو وہ Recounting کا اعلان کرکے Stay ختم کریں تاکہ عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ کس نے یہ 2018 کا الیکشن کس نے جیتا ہے؟ بنوں کے میئر کا جو الیکشن ہوا ہے وہ اس پر Stay لینے کی کوشش کرتے ہیں، پی ٹی آئی کے میئر جنید راشد اس نے اعلان کیا کہ میں Recounting کے لئے تیار ہوں، جس وقت کوئی Recounting چاہتا ہے میں اس کے لئے ہر وقت تیار ہوں، اس طرح وہ بھی اعلان کریں، اساتذہ کے احتجاج کا پلان جن لوگوں نے بنایا وہ سب کو معلوم ہے، وہ ہمیں اس وجہ سے ٹارگٹ کرتے ہیں کہ یقیناً ان کو ہم سے سیاسی تکلیف ہے۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ ٹائم دینے کا، لیکن یہاں میں موجود نہیں تھا، قومی اسمبلی میں، صوبائی اسمبلی میں جو الزامات لگائے گئے تھے، ڈی آر او نے باقاعدہ ایف آئی آر کی ہے، اس کی انکوائری ہو رہی ہے، اس سے پہلے الزامات لگانا مناسب نہیں ہے اور کسی سیاسی شخص کو تنقید کا نشانہ بنانا یہ زیب نہیں دیتا ہے ایسے سینیئر لوگوں کو۔ آپ کا شکریہ۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ گھر سے آئے ہیں اور ڈائریکٹ ہاتھ اٹھاتے ہیں آپ بیٹھ جائیں۔ جی وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو په توسط د حکومت توجه یو خبرې ته راړول غواړمه جی، په دې صوبه کښې عموماً او په ملاکنډ ډویژن کښې خصوصاً زمونږه واپډا بجلئ والا چې دی هغه ایف پی اے (Fuel Price Adjustment) په مد کښې بے تحاشا پیسې رالیږی۔ زه به یو مثال درکړمه جی یو Consumer دے هغه د 674روپو بجلی خرچ کړې ده او ورپسې 1374 روپئی ایف پی اے راغلې ده۔ داسې یو بل دے هغه 685 خرچ کړی دی او 3274 روپئی ورپسې ایف پی اے راغلې۔ جناب سپیکر صاحب، اول خو زما دا سوال دے د حکومت نه چې دا بجلی زمونږه د صوبې د اوبو نه پیدا کوی، دا په تیلو باندې بجلی نه پیدا کوی، نو دا ظلم زمونږ سره ولې روان دے؟ دویم سوال زما د حکومت نه دا دے چې ملاکنډ ډویژن د 2023 پورې د هر قسم ټیکس نه مستثنیٰ دے، نو هلته کښې دا ایف پی اے ولې راځی؟ جناب سپیکر صاحب، زما حکومت ته دا درخواست دے چې مهربانی دې او کړی خلق د Covid-19 د وجې

نه هم برباد شوي دی او بے روزګاری هم ده، او په دې حال کښې چې دا کومې روپئی لړی روانې دی او دا کومې پیسې د خلقو نه بے ځایه ځی، بے روزګاری ده، نو د دې د مخ نیوے اوکړے شی، او د دې د وضاحت اوکړی شی چې دا ولې کیږی؟ جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ٹائم دیا لیکن ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں ہاؤس کو چلانے کے لئے کہ جب ہاؤس شروع ہوتا ہے تو دس پندرہ منٹ اگر آپ پہلے پوائنٹ آف آرڈر پہ دیا کریں تو میرے خیال میں ہاؤس خوش اسلوبی سے چلے گا۔ جب تلاوت ہوتی ہے جی، ذرا پہلے بھی ہم نے دیکھا تھا کہ جب پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میاں صاحب، دیکھیں ہم یہاں پر آئے ہیں کہ ہم Rules follow کریں، اگر ہم خود یہاں پہ Rules follow نہ کریں تو ہم سے اور کیا سیکھیں گے؟ یہاں پر مجھے Rules پہ چلانا ہے۔

<u>میاں نثار گل:</u> چلو جی، میں اپنی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں Rules پہ چلوں گا۔

<u>میاں نثار گل:</u> چلو میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں جی، آپ کی مانیں، آپ کی Rules مانیں جناب سپیکر، اپ کو پتہ ہے کہ آج کل۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کے نہیں ہمارے سب کے Rules۔

<u>میاں نثار گل:</u> سر، بات شروع کر لوں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی، شروع کر لیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> سر، آپ کو پتہ ہے کہ آج پورے صوبے میں بلکہ پورے پاکستان میں گیس کا بہت سخت بحران ہے، لوڈشیڈنگ ہے، کل میں پشاور سے گزر رہا تھا، جگہ جگہ پہ سی این جی سٹیشنوں پہ رکشے کھڑے تھے قطاروں میں، غریب لوگ بھی ہیں لیکن اگر آپ ریکارڈ دیکھ لیں اور Eighteenth Amendment کو بھی دیکھ لیں کہ جو صوبہ جو چیز پیدا کرتا ہے، پہلے اس کا استعمال ہونا چاہئیے۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا چار سو سے زیادہ ایم ایم سی پی گیس پیدا کرتا ہے اور ہماری ضرورت تقریباً دو سو ایم ایم سی

پی ہے، آج ہم دیکھ لیں جس جگہ سے گیس آرہی ہے، جنوبی اضلاع سے، خصوصاً کوہاٹ ڈویژن اور پھر کرک ادھر بھی یہی مسئلہ ہے، کوہاٹ میں بھی یہی مسئلہ ہے، پشاور میں بھی یہی مسئلہ ہے، پورے صوبے میں یہی ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک Suggestion دینا چاہتا ہوں، اگر آپ میری بات سنیں کہ ایک کمیٹی بنادیں، دو گھنٹے کا سفر ہے، جس جگہ پہ میٹر لگا ہوا ہے، آپ پنجاب کی لائن کو دیکھ لیں اور آپ خیبر پختونخوا کی لائن کو بھی دیکھ لیں، پنجاب ہمارا ہے، پورا پاکستان ہمارا ہے لیکن ایک چیز پنجاب کو تین سو ساڑھے تین سو ایم ایم سی پی ادھر سے جارہی ہے اور ہمارے صوبے کو تقریباً سوا ایک سو پچاس ایم ایم سی آرہی ہے، یہ بہت ظلم ہو رہا ہے اور ہم خود ایوان کے نمائندے ہیں، ملک صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے آواز اٹھانا ہو گی، ہم نے اس چیز کو دیکھنا ہوگا، ہم نے مرکز کو بتانا ہوگا کہ جب ایک چیز ہمارے صوبے میں پیدا ہو رہی ہے، ہائی کورٹ کا بھی فیصلہ ہے کہ اس صوبے میں سی این جی سٹیشن بند نہیں ہوں گے، اس صوبے میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی لیکن اس کے باوجود جناب، دیکھ لیں آپ کے متھرا میں بھی اس طرح کا حال ہوگا، کینٹ میں بھی یہی حال ہے، پشاور میں بھی یہی حال ہے، کرک میں بھی یہی حال ہے، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، لطف الرحمن صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے ملک ظفر اعظم صاحب اور منور خان صاحب چلے گئے ہیں، خوشدل خان صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی، ہم چھ سات ایم پی ایز ادھر جارہے ہیں، ادھر بیٹھیں گے، پرامن احتجاج کریں گے اور آپ سے بھی یہ ریکویسٹ ہوگی کہ آپ بھی پروٹوکول سے آجائیں، ہم آپ کو Receive کریں گے، آپ کا استقبال کریں گے لیکن کم از کم صوبہ آپ سے خوش ہوگا کہ آپ نے اپنے صوبے کے لئے حق مانگ لیا، پنجاب اپنا حق مانگ رہا ہے، سندھ اپنا مانگ رہا ہے، بلوچستان اپنا مانگ رہا ہے، ہم دو سو ڈھائی سو ایم ایم سی بی جو اپنی گیس ہے، باقی اگر پنجاب کو ملے، سندھ کو ملے، جس کو بھی ملے، جب گندم کی تکلیف ہوتی ہے تو پنجاب سے گندم بند ہو جاتی ہے ہمیں، لیکن آج ہماری گیس جارہی ہے، اس پہ کارخانے چل رہے ہیں لیکن ہمارے رکشے والے، ہماری مائیں بیٹیاں، آپ دیکھیں کہ چولہے نہیں جلتے، آٹا نہیں پکتا، پریشر نہیں ہے، کیا وجہ ہے؟ ہم Eighteenth Amendment کے نیچے پرامن لوگ ہیں لیکن ہمیں مجبور ہونا ہوگا کہ ہم نے اس میٹر کو دیکھنا ہوگا، ہم نے احتجاج ادھر کرنا ہوگا اور پھر مرکز کو بتانا ہوگا

کہ آیا آپ ہمیں اپنا حق دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں؟ میری آپ سے بھی ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پہ ایک رولنگ دے دیں، ایک کمیٹی بنادیں اور اس کا ایک حل نکال دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ Last رنجیت سنگھ صاحب، Short میں کریں۔ اس کے بعد میں آئٹم نمبر 14، ایک منٹ رنجیت سنگھ، نہیں وہ میں نے بات کی ہے، تمام ریزلیوشنز جب ایجنڈے پہ آئیں گی پھر اس پہ بات کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں جس موضوع پہ بات کرنا چاہ رہا ہوں، بلکہ آپ کے سامنے لانا چاہ رہا ہوں، وہ بہت ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کا تعلق ہماری ہندو کمیونٹی سے ہے۔ میرے کافی دوستوں نے بلکہ تقریباً اس ہال میں بیٹھے سبھی لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ ان دنوں میں بڑی زیادہ شیئرنگ ہو رہی ہے، فیس بک سوشل میڈیا اور ٹی وی چینلز پر ایک ہمارے پشتو سنگر ہے، انہوں نے ایک گانا گایا ہے جس میں واضح طور پہ انہوں نے ہندو کمیونٹی کی بہت دل آزاری کی، جس کا میری پشتو زیادہ اچھی اتنی نہیں ہے لیکن اس میں وہ کہہ رہا ہے بار بار کہ "دا ھندو جینئی می مسلمانہ مہ کڑہ" تو مجھے حیرانگی ہوئی کہ لوگ اس کو بڑی خوشی سے شیئر کر رہے ہیں، بار بار جس کے Meanings یہ آ رہے ہیں کہ میں نے ایک ہندو لڑکی کو پتہ نہیں کس اس میں آکر اور مسلمان کر لیا، مجھے نہیں لگتا کہ یہ چیزیں اس طرح آنی اور پیمرا کا اس پہ ایکشن نہ لینا یا اس وقت تک کی خاموشی، تقریباً سبھی لوگوں نے اس چیز کو دیکھا ہے کیونکہ آپ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم دوسرے صوبوں کی بنسبت اپنے صوبے کی، ہماری مینارٹیز بھی کھڑے ہو کر تعریف کرتی ہیں کہ یار یہاں پہ یہ ساری چیزیں نہیں ہیں لیکن جب ان چیزوں، جب ایسی چیزیں ہم خود شیئر کر رہے ہوتے ہیں، لوگوں کے ذہن بدلتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی میری اس بات سے اتفاق بھی آپ لوگ کریں گے کہ یہ بات غلط ہے، اس قسم کے Songs بنانا، ان کو چلانا اگر آپ دیکھتے ہیں کہ ہماری کوئی فلمیں، کوئی ویڈیوز، کوئی بھی ایسی آتی ہے تو پیمرا ہمیشہ ان کے اوپر پابندی لگاتا ہے، ایک مینارٹیز کے بھی ہمارے اپنے حقوق ہیں، اس سے پوری ہماری ہندو کمیونٹی کی دل آزاری ہوئی ہے، میں چاہ رہا تھا کہ کچھ دن تک، ایک دو دن میں نے انتظار کیا کہ شاید، May be روی کمار صاحب اس پہ بات چیت کریں لیکن وہ شاید نہیں تھے یہاں پہ، اس لئے آج مجھے بہت ضرورت محسوس ہوئی کہ میں خود بات

کروں۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ آج تک ایسی چیزیں یہاں نہیں تھیں ہمارے صوبے میں، لیکن اب میں آپ کو بتاؤں کہ اسی مہینے کے اندر ہماری انہی غلطیوں کی وجہ سے ہماری ایک مسیحی بچی کو یہاں سے لے کر گئے،اس کے لئے بھی آگے چیزیں بھی چل رہی ہیں،انکوائری میں ہے کہ اس کو بھی مسلمان کرنے کی،اس کو Convert کرنے کے لئے کوشش کی جارہی تھی اور بدنامی کا باعث بن رہی تھی، چھوٹی چھوٹی غلطی سے، میں آپ کو کینٹ کا واقعہ، کینٹ میں ہماری ایک لڑکی، لیکن میں یہاں پہ اپنے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی تعریف بھی کروں گا، آئی جی صاحب کی بھی، وہ بھی بالکل تعریف کے مستحق ہیں، ہمارے سی سی پی او صاحب، ایس پی (آپریشنز) ان سب لوگوں نے اس میں بہترین کام کرتے ہوئے Within hours ہمارے معاملات حل کئے،وہ تعریف کے قابل ہیں لیکن یہ جو چیز ہوئی، یہ اس گانے کو Promote بھی کیا گیا، چلایا بھی جارہاہے بار بار، سوشل میڈیا پہ، میں آپ کی توسط سے کہ آپ اس چیز کے اوپر رولنگ دیتے ہیں یااس کے لئے جو بھی مناسب چیز ہے، کیونکہ اس سے پوری ہندو کمیونٹی کی دل آزاری ہوئی ہے۔ میری ریکویسٹ ہے کہ اس کے خلاف کارروائی بھی کی جائے اوراس گانے کے اوپر مکمل پابندی اور پیمرا کے جو بھی Rules ہیں ان کو Follow کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 14. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, to start discussion on your adjournment motion No. 353, admitted under rule 73 for detailed discussion.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ابھی شروع ہو گیا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ آٹھ ماہ قبل اغواء ہونے والی بچی زینب کو تاحال بازیاب نہ کیا جا سکا اور صوبے میں بچوں کے اغواء کے کیسز روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایک سال کے دوران 2960 بچوں کا اغواء ایک سوالیہ نشان ہے اور زیادہ تر کیسز میں بازیابی نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے والدین کافی ذہنی کوفت میں مبتلا ہیں۔ جناب سپیکر، اغواء کاروں کو گرفتار کرنے کے لئے صوبے میں جدید Investigation طریقہ کو ٹھوس بنیادوں پر اپنایا جائے جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں جدید طریقہ

Investigation استعمال کیا جاتا ہے اور اس جدید Investigation tracking اپنانا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے، لہذا اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ خیبر پختونخوا میں بچوں کے لاپتہ ہونے کی جو رپورٹ اور غیر رپورٹ شدہ واقعات بڑھ رہے ہیں، بچوں کے اغواء ہونے کے پیچھے بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن قانون ساز اداروں اور متعلقہ اتھارٹی کا کردار، سخت اقدامات اٹھانا اور گمشدہ بچوں کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اس موثر حکمت عملی کو اپنانا ہے، اغواء کے اہلکار، اغواء کی ابتدائی 72hours جو ہوتے ہیں وہ گمشدہ بچے کے نہ ملنے، اگر نہ ملے تو امکان ہی ہوتا ہے کہ بچہ کبھی بھی گھر واپس نہیں آسکے گا۔ بد قسمتی سے متعلقہ اتھارٹی نے ابھی تک لاپتہ بچوں کو لاپتہ افراد سے الگ نہیں کیا ہے، بچوں کو قانونی تعریف کوئی بھی ایسا شخص ہے جس کی عمر اٹھارہ سال تک نہ پہنچی ہو، تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ چھ سے اٹھارہ سال کی عمر کے گروپ سے بچوں کی زیادتی کا سب سے زیادہ خطرہ ہے، لاپتہ بچوں کا معاملہ لاپتہ افراد کے کیسز سے بالکل مختلف ہے، تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کو قانون نافذ کرنے والے حکام واضح کریں، لاپتہ بچوں کے کیسز پر کام کرنے کے لئے علیٰحدہ سیل قائم کیا جائے، لاپتہ بچوں کا مکمل ڈیٹا ریکارڈ کی شکل میں دستیاب ہے یا نہیں؟ یہ واضح نہیں ہے اور نہ ہی ڈیٹا شفاف اور اس طریقے سے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کے سنگین مسائل میں حکام کے لئے Red tapism کی کوئی گنجائش نہیں۔ پچھلے کچھ سالوں میں وفاقی حکومت نے "زینب الرٹ بل" جو کہ پوری طرح سے صوبائی سطح پہ نافذ نہیں ہو سکا اور اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے چیف سیکرٹری کو خط بھی لکھا اور "میرا بچہ ایپ" موبائل جو App ہے Google App پہ، یہ ہے بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، لاپتہ بچوں کے حالیہ واقعات جو ہیں، ان میں نمبر ایک اگست 2021 میں خیبر پختونخوا کے سوات میں تین بہن بھائی پر اسرار حالات میں لاپتہ ہو گئے، والدین نے خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سے واقعہ کا نوٹس لینے اور ان کے بچوں کو بازیاب کرانے کی اپیل کی لیکن تاہم ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہو سکی۔ جناب سپیکر، نمبر دو، مارچ 2021 میں خیبر پختونخوا کے ضلع کوہاٹ کے علاقے خٹک کالونی سے چار سالہ بچی کی لاش ایک نالے سے ملی تھی جو ایک روز قبل لاپتہ ہو گئی تھی۔ نمبر تین، جنوری 2021 میں لوئر دیر سے ایک بارہ سالہ بچی لاپتہ ہو گئی تھی جبکہ نوتھیہ پشاور سے پانچ سالہ بچی زینب لاپتہ ہو گئی جس کا آج تک کوئی سراغ نہیں مل سکا، یہ قانون نافذ

کرنے والے اداروں اور صوبائی حکومت کی انتہائی نااہلی کو ظاہر کرتا ہے۔ نمبر چار، 2020 میں نوشہرہ میں زیارت کاکا صاحب میں آٹھ سالہ بچی کو اغواء کر کے قتل کر دیا گیا، اس طرح کے مسائل پر حکومت کا واحد جواب بظاہر ایک Mobile application launch کرنا ہے جو کہ اس کا حل نہیں ہے۔ تفتیشی نظام ناقص ہے جس میں Forensic testing یا DNA finger prints کے ریکارڈ کا کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے، مجرموں کے DNA finger prints کا ریکارڈ رکھنا لازمی ہے۔ میں اس میں یہ بات بتاتی چلوں کہ جو Habitual ہوتے ہیں، جو عادی مجرم ہوتے ہیں، اس کے لئے میں گزارش کروں گی آپ کی وساطت سے کہ جو لوگ ان تمام چیزوں میں Involve ہوتے ہیں، ان کا ایک ڈیٹا سیل بنایا جائے، ان کے Finger prints وہاں پہ موجود ہوں، ان کے شناختی کارڈز وہاں پہ موجود ہوں جو کہ Habitual ہوتے ہیں تاکہ ان سے جلد از جلد ان چیزوں کا پتہ چل سکے اور Within hour جو ہے، تو جو بھی ایسا کام کرتا ہے تو وہ مل جائے۔ جناب سپیکر صاحب Forensic testing کے DNA finger prints کے ریکارڈ کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے، مجرموں کے DNA finger prints کا ریکارڈ رکھنا لازمی ہے کیونکہ بہت سے عادی مجرم، مجرم عادی ہوتے ہیں، تفتیش کا ایک مرکزی نظام ہونا چاہیئے جو شفاف ڈیٹا ہمیں فراہم کرے۔ خیبر پختونخوا میں آج تک لاپتہ بچوں کا سرکاری ڈیٹا سامنے نہیں آیا، صرف چند کیسز اخبار میں آتے ہیں جو پھر میڈیا میں نمایاں ہوتے ہیں اور چند دنوں کے بعد دم توڑ دیتے ہیں، صوبے میں بچوں کے لاپتہ ہونے کا معاملہ روز بروز مسلسل بڑھ رہا ہے لیکن ناقص تفتیشی اور بوسیدہ نظام کے رد عمل نے مجرموں کو اپنے اعمال پر مزید اعتماد بخشا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اخبارات میں شائع خبروں کے مطابق پاکستان میں 2020 میں بچوں سے زیادتی کے 2960 واقعات میں سے 1510 لڑکوں اور 1450 لڑکیوں کا جنسی استحصال ہوا، 2019 کے مقابلے میں بچوں سے زیادتی کے واقعات میں چار فیصد اضافہ دیکھا گیا، صرف خیبر پختونخوا میں 215 کیسز ریکارڈ کئے گئے۔ سال 2020 کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ بچوں سے زیادتی کے 1780 کیسز میں جاننے والے سر فہرست ہیں، کل 91 کیسز خاندان کے افراد اور رشتہ دار تھے اور 92 کیسز میں پڑوسی ملوث تھے، 448 واقعات میں اجنبی افراد بچوں کے ساتھ زیادتی میں ملوث پائے گئے، خیبر پختونخوا میں شہر کے لحاظ سے بچوں میں زیادتی کی رپورٹ ہونے والی تفصیلات درج ذیل ہیں:

خیبر پختونخوا میں بچوں سے زیادتی کے اعداد و شمار میں بھی 2020 کے پہلے آٹھ مہینوں سے لئے گئے خیبر پختونخوا میں 2020 کے پہلے آٹھ مہینوں کے دوران بچوں سے جنسی زیادتی کے 182 مقدمات درج کئے گئے اور مقدمات میں نامزد 235 ملزمان کو گرفتار کیا گیا مختلف اضلاع میں۔۔۔۔۔

(اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مقدمات میں نامزد 235 ملزمان کو گرفتار کیا گیا مختلف اضلاع میں درج مقدمات اور گرفتاریوں کا تفصیلی جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے، ضم شدہ اضلاع کا ڈیٹا رپورٹ میں شامل نہیں ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، گھوم کر بات وہی پہ آجاتی ہے، ان تمام جو میں نے جو کچھ پڑھا اور جو میں نے مطلب ڈیٹا لیا اس میں وہی آجاتی ہے کہ جیسے کہ ایک قاتل ہے جو کہ بار بار قتل کرتا ہے عادی مجرم ہے، اس کا ڈیٹا ہونا چاہیئے جو جنسی زیادتی کرتا ہے کسی بچی یا بچے کے ساتھ اور ان کا وہ عادی مجرم ہے، اس کا ڈیٹا ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری تفتیش کا نظام ہماری Forensic lab یہاں پہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ہمیں بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ Forensic lab سے ہمارا مطلب کچھ ہی گھنٹوں کے دوران یا ایک دن یا دو دن میں جبکہ ہم یہاں سے لاہور بھیجتے ہیں، اپنا جو بھی یہاں سے Forensic، کوئی بھی قتل ہو جائے، کوئی جنسی زیادتی ہو جائے، کچھ بھی ہو جائے، ہم یہاں سے لاہور بھیجتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم اتنا فنڈ دیتے ہیں پولیس کو، میں پولیس والوں سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ فنڈ آخر آپ نے Forensic lab ابھی تک کیوں نہیں بنائی ہے؟ اگر آپ کو اور چاہیئے تو ہم آپ کو اور بھی سی ایم سے ریکویسٹ کر کے ایک Forensic lab پہ کتنا خرچہ آئے گا ہم اس پہ سی ایم سے ریکویسٹ کریں گے ہم، یہاں پہ فنانس منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ یہ بچوں اور بچیوں کا معاملہ ہے، ان کے ماں باپ ابھی تک در و دیوار کو دیکھتے ہیں اور یہ زینب جو ہے اس کی ماں بیچاری بیٹھی ہوئی ہے اور دروازے کو دیکھ رہی ہے کہ ابھی میری بچی آجائے گی، ابھی میری بچی آجائے گی، جناب سپیکر صاحب، ہمیں ان چیزوں کو کیونکہ یہ معاشرتی اور معاشی طور پہ، معاشرتی طور پہ زیادہ تر یہ ہمیں Affect کرتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، آپ باپ بھی ہیں، میں ماں بھی ہوں، خدانخواستہ، خدانخواستہ، اللہ نہ کرے، یہاں پہ

بیٹھے ہوئے تمام لوگ جو ہیں ان کے بچے ہیں، اگر ایسے واقعات خدانخواستہ ہمارے ساتھ ہوں تو ہم کیا کریں گے ؟ تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس میں باقاعدہ طور پہ میں تمام اپنے colleague سے بھی بات کروں گی کہ وہ اس میں باقاعدہ اپنی رائے دیں کہ ہمیں کرنا کیا چاہیئے ؟ اور جناب سپیکر صاحب، اس پہ ہمیں ایک ٹھوس اقدام اٹھانا چاہیئے۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میر کلام صاحب، لیکن شارٹ شارٹ بات کریں، نماز کا ٹائم ہونے والا ہے، جی شارٹ بات جی، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس اہم موضوع پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر، جس طرح اعداد و شمار میڈم نے بتائے ہیں، اس ایڈجرنمنٹ موشن میں تو اگر اس کا ہم پورے کا پورا ڈیٹا اکٹھا کریں، اس میں Merged districts کا وہ ڈیٹا شامل نہیں ہے اور یہ بھی 2008 کے آٹھ مہینوں کی رپورٹ ہے تو جناب سپیکر، اگر ہم پچھلے تین یا پانچ سالوں کی رپورٹ اٹھائیں تو تقریباً دس پندرہ ہزار تک یہ کیسز پہنچ سکتے ہیں، تو جناب سپیکر، اس حوالے سے بات میں نے یہ کرنی تھی کہ یہاں پہ اکثر بات پولیس کے حوالے سے نہیں ہوتی، چونکہ آپ کی حکومت نے یا پچھلی حکومت نے اس کو مکمل اختیارات دیئے ہیں، اس لئے جناب سپیکر، پولیس پہ یہ کوسچن آتا ہے کہ پورے کے پورے صوبے میں روزانہ کی بنیاد پر اغواء برائے تاوان، Target killing، Mobile snatching، Street crimes، یہ ساری کی ساری ذمہ داری جناب سپیکر، پولیس کی ہے تو آج کے دن تک کہیں پہ ایسی نمایاں کارکردگی ہمیں نظر نہیں آئی جو ہم اس سے Satisfied ہو جائیں اور ہم اسے Appreciate کریں۔ جناب سپیکر، مجھے پتہ ہے کہ اس پہ ان لوگوں کو گلہ بھی ہوگا لیکن دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو نارتھ وزیرستان میں Land disputes کے حوالے سے کرم، اورکزئی، یہ پاراچنار اور ان علاقوں میں Land disputes کے حوالے سے اہل تشیع اور سنی وہ جو انتہائی Sensitive مسئلے ہیں، اس حوالے سے یا جو یہاں پہ لوکل گورنمنٹ کا ہے الیکشن کے حوالے سے، جو ڈیرہ اسماعیل خان میں عمر خطاب شیرانی تھا یا اس کے کچھ دن پہلے جنوبی وزیرستان میں نجیب اللہ محسود کو قتل کیا تو جناب سپیکر، ان سارے واقعات کو اگر آپ اکٹھا کریں، کل شمالی وزیرستان خیسور میں بھی ایک واقعہ ہوا ہے، تو ان سارے واقعات کو اگر آپ اکٹھا کر لیں تو

جناب سپیکر، اس کی ساری کی ساری ذمہ داری پولیس کی بنتی ہے لیکن جناب سپیکر، آج کے دن تک اس طرح کے کسی بھی واقعے کی اسی انداز سے نہ ہی Investigation ہوئی اور نہ اس پر عمل ہوا۔ یہ لوکل باڈی الیکشن میں جو کرک میں جو واقعہ ہوا جناب سپیکر، میں انتہائی معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی پارٹی کے ایم این اے کی وجہ سے اس کیس میں اس طرح کی باتیں آرہی ہیں کہ جو دو بندے اس میں شہید ہوگئے، تو جناب سپیکر، ان ساری چیزوں میں پولیس کو Impartial ہونا چاہیئے اور بنیادی طور پر جہاں پہ مسئلہ ہے، جس بندے سے مسئلہ ہے، جس نوعیت کا مسئلہ ہے تو میرے خیال میں اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے، حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور ہماری سب کی یہ ذمہ داری ہے، جس طرح Cooperation ان کو چاہیئے، ہم سارے ان کے لئے موجود ہیں لیکن اس کو سنجیدگی دیکھنا ہوگا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اختیار ولی خان صاحب، اختیار صاحب، دو منٹ میں Windup کریں اس لئے کہ نماز کے لئے جائیں گے جی۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں آپ سے گزارش یہ کروں گا کہ یہ اتنا Sensitive اور اتنا Detail discussion کا یہ معاملہ ہے کہ ہم آج اس کو عجلت میں Close نہ کریں، اس کو ہم Next day پر رکھ لیں تو اس پہ ڈسکشن ضرور ہونی چاہیئے اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں Rule suspend کرنے کی گزارش۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی، بس آپ بات نہ کریں، اس کو ایجنڈے کو ہم Continue رکھتے ہیں جی، یہ ایجنڈا Continue رہے گا۔

The sitting is adjourned, Insha Allah we will meet again at 2:00 pm, afternoon, Monday, 3rd January, 2022.

(اجلاس مورخہ 3 جنوری 2022ء بروز سوموار بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)